Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند عہ

جلد ۲۵	مؤرخہ ۱۲ صفر ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۳۷ء	نمبر ۹۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں کے انگوٹھے کے درد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ لیکن ورم ابھی باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سوزش پیشاب کی پھر تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری مونگھیر سے واپس آ گئے ہیں ؛

آج نو بجے صبح جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے جامعہ احمدیہ میں "مصرِ جدید" کے عنوان پر ایک تقریر کی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام الزمان کی دعاؤں سے ملاءِ اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے

"ضرورت الامام" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان قوتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ائمہ مطہرین میں پائی جاتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے انہیں دنیا پر ایک نمایاں غلبہ اور تفوق حاصل ہوتا ہے فرماتے ہیں:۔

"پانچویں قوت اقبال علی اللہ ہے۔ جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے۔ اور اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اسوقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آ پڑے اور کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ اور کسی فتح کی ضرورت ہو۔ اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ اور پھر ایسے جھکتے ہیں۔ کہ ان کے صدق اور اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لا ینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ اور انکی محویت کے تضرعات سے آسمانوں میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے پھر جسطرح شدت کی گرمی کی انتہا کے بعد برسات کی ابتدا میں آسمان پر بادل نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں ایسی طرح انکے اقبال علی اللہ کی حرارت یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع کر دیتی ہے اور تقدیریں بدلتی ہیں۔ اور الٰہی ارادے اور رنگ پکڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ قضا و قدر کی ٹھنڈی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور جسطرح تپ کا مادہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر مسہل کی دوا بھی خدا تعالےٰ کے حکم سے ہی اس مادہ کو باہر نکالتی ہے۔ ایسا ہی مردان خدا کے اقبال علی اللہ کی تاثیر ہوتی ہے " ؎

آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست ؛ فانی است و دست او دست خداست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارکباد

درحضورِ خلیفۂ ثانی
حق تعالےٰ بفضلہ الاکرم
سِن مولد "حفید پیغمبر"
۱۳۵۶ھ
ربّنا ایں ولادتِ اسعد

آمدم از پئے مبارکباد
بحفیدِ سعید کردش شاد
باعقیدت زفیض ماندیاد
بر ہمہ خانداں مبارکباد

فقیر امام الدین فیض دارالامان

بیرام پور ضلع مرشد آباد (بنگال) میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

بیرام پور ۱۸ راپریل (بذریعہ ڈاک) خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مغربی بنگال ضلع مرشد آباد میں انجمن احمدیہ بیرام پور کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۶ راپریل بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔

جلسہ میں انجمن احمدیہ بیرام پور و بھرت پور و گان گنڈا کے احمدی مرد و عورتوں کے علاوہ (انگار پور) سانس پاڑہ۔ گندوریا۔ ڈگلا۔ مواضع کے غیر احمدی مسلمان و ہندو دوست بھی شریک ہوئے۔

حسب تحریک مولوی حفیظ اللہ صاحب مبلغ ضلع ندیا اور جناب مولوی عزیز الدین احمد صاحب و دیگر دوستوں کی تائید سے جناب حافظ محمد طیب صدر جلسہ مقرر ہوئے۔ مولوی محمد ثابت صاحب نے اپنا مضمون ہم نے کیوں احمدیت قبول کی۔ نہایت عمدہ دلائل کے ساتھ پیش کرنے کے علاوہ وفات مسیح کو بھی ثابت کیا۔ اس کے بعد مولوی حفیظ اللہ صاحب مبلغ ضلع ندیا نے اپنا مضمون دنیا کے لئے امن کی راہ کے عنوان سے بیان کیا۔ اور قادیان کی چند خصوصیات بھی بیان کیں۔ اس کے بعد مولوی عزیز الدین احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون جس کو سننے کے لئے لوگ بیقرار تھے۔ شروع کیا۔ جو دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور لوگوں نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اس موقع پر شیخ پیار علی صاحب و شیخ محمد سعید صاحب جو کہ انگار پور بستی کے رئیس ہیں۔ انہوں نے اقرار کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں ہمیں کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔ الغرض خداوند کریم کے فضل سے جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پایا۔ خاکسار:۔ غلام احمد سکرٹری انجمن احمدیہ بیرام پور

بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق مشورہ

چونکہ اب نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو احباب اپنے متعلق یا اپنے بچوں کے متعلق آئندہ تعلیم یا آئندہ لائن ملازمت یا کاروبار یا پیشہ کے متعلق مشورہ لینا چاہیں وہ اپنی درخواست خاکسار کے پاس ارسال فرمائیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق تصریح ہونی چاہیئے۔

نام طالب علم۔ ولدیت۔ قومیت۔ تاریخ پیدائش۔ اس وقت کیا تعلیم پا رہا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ راپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۲۰۶	حمیدہ سلطانہ صاحبہ ضلع راولپنڈی	۲۱۶	حاجی حسن صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۲۰۷	میاں برکت علی صاحب " لدھیانہ	۲۱۷	غلام میاں احمد صاحب " اورنگ آباد
۲۰۸	میاں غلام حسن صاحب " گورداسپور	۲۱۸	میاں عبدالنبی صاحب "
۲۰۹	مسماۃ حسنو صاحبہ " "	۲۱۹	مہرالنساء صاحبہ "
۲۱۰	صاحبزادی صاحبہ " "	۲۲۰	حور بانو صاحبہ "
۲۱۱	ہاجرہ بیگم صاحبہ ریاست جموں	۲۲۱	عنایت خاں صاحب " گورداسپور
۲۱۲	عزیز احمد صاحب صوبہ سرحد	۲۲۲	علی محمد خاں صاحب "
۲۱۳	محمد یوسف صاحب ضلع ہوشیارپور	۲۲۳	غلام قادر خاں صاحب "
۲۱۴	رحیم بی بی صاحبہ " لاہور	۲۲۴	چوہدری محمد ملک صاحب "
۲۱۵	محمد الدین صاحب " سیالکوٹ	۲۲۵	احمد سعید صاحب "

جماعت احمدیہ گنج کے سالانہ تبلیغی جلسہ کی مختصر روئداد

۱۸ راپریل کو دوسرا اجلاس ½۸ بجے صبح زیر صدارت ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل بی شروع ہوا۔ "بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں" کے موضوع پر مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ پھر قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل لائلپوری نے "کفارہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور ابطال کفارہ کے لئے چند تمثیلات بیان کیں۔ جو حقیقت کے اعتبار سے تھیں۔ بالآخر سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ لیکن کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ تیسری تقریر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگہ نے رد تناسخ پر کی۔ خاتمہ پر ایک مہاشہ صاحب نے سوالات کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کے محاسن و فضائل کو بیان کیا۔

اس اجلاس میں بفضلہ بالکل امن رہا۔ تعداد دو اور ڈھائی سو کے درمیان رہی۔

تیسرا اجلاس بعد از دوپہر زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور منعقد ہوا۔ صدارتی تقریر کے بعد اجرائے نبوت پر قاضی محمد نذیر صاحب نے تقریر کی۔ پھر ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں غیر احمدیوں کے جلسہ میں کئے ہوئے اعتراضات کے بھی تسلی بخش جواب دئے۔ اختتامی تقریر پھر صدر صاحب نے کی۔ آخری اجلاس میں پانصد سے زائد حاضرین تھے۔

مرزا بشیر احمد سیکرٹری تبلیغ

اور کیا کیا مضمون لئے ہوئے ہیں۔ کس مضمون میں خاص مذاق ہے۔ کونسا مضمون خاص طور پر کمزور ہے۔ سکونت کہاں ہے۔ صحت کیسی ہے۔ گزشتہ یونیورسٹی کے امتحانوں میں نتائج کیا رہے ہیں۔ خاندان میں کس کام کی زیادہ روایات پائی جاتی ہیں۔ یعنی افراد خاندان کیا پیشہ رکھتے ہیں۔ اور اگر سرکاری ملازم ہوں۔ تو کس عہدہ پر ملازم رہے ہیں۔ کون کونسی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ مالی حالت کیسی ہے۔ یعنی گارڈین کتنے روپے ماہوار تک خرچ برداشت کر سکتے ہیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

124

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ عرشِ الٰہی کو ہلا دینے والی دُعائیں کریں

گورنمنٹ اور احرار کے ساتھ ابھی تک ہمارا تصفیہ نہیں ہُوا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۷ء

سُورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے گزشتہ جمعہ - اور اس سے پہلے جمعہ میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی - کہ وہ **تحریک جدید کے مطالبات** کو پُورا کرنے کی کوشش کریں - اور اس کے علاوہ اکتوبر تک **ہر مہینہ میں دو دو روزے** بھی رکھیں - یہاں تک کہ گزشتہ دو سالوں کے برابر ہمارے چودہ روزے ہو جائیں - ایک ہر مہینہ کے پہلے پیر کو اور دوسرا ہر مہینہ کی آخری جمعرات کو - اور یہ کہ اگر کسی شخص سے اس **پیر یا جمعرات کا روزہ** رہ جائے - تو وہ اسی مہینہ کے کسی دُوسرے پیر یا کسی دُوسری جمعرات کو روزہ رکھ لے - اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے - تو کسی اور دن کے روزہ سے ان روزوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے - اس کے علاوہ میں نے یہ بات بھی کہی تھی - کہ :-

مئی کے آخری ہفتہ کے اتوار کو ہر جماعت اپنے اپنے مقام پر جلسے منعقد کرے - اور ان جلسوں میں تحریک جدید کے مطالبات کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی جائے ÷

بظاہر عقلمند کہلانے والے لوگوں کی نگاہ میں ان مطالبات میں سے میرا ایک مطالبہ شاید بالکل بے معنی - اور توہم پرستی کا اظہار سمجھا جائے - کیونکہ اس **مادیت کے زمانہ میں دُعا کرنا** اور پھر دُعا سے کسی نتیجہ کی امید رکھنا نہایت بے وقوفی اور حماقت خیال کیا جاتا ہے - اور بہت سے لوگ جو دُعاؤں کے قائل ہیں - اور دُعائیں کرتے ہیں - وہ بھی درحقیقت دُعا کو ایک تمسخر سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں دیتے اور ان میں سے ننانوے فیصدی بلکہ ہزار میں سے ۹۹۹ - ایسے ہی ہوتے ہیں - کہ ان کی دُعائیں ایک توہم - ایک تخیل - ایک تمسخر - ایک تُک بندی - اور اندھیرے میں تیر چلانے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں -

ہزارہا دُعائیں کرنے والے یا دوسروں کو اپنے لئے دعاؤں کی تحریک کرنے والے ایسے ہی ہوتے ہیں - جنہوں نے اپنے ماں باپ یا دوسرے عزیز و اقارب سے دُعا کا ذکر سُنا ہوا ہوتا ہے - اور اس لحاظ سے وہ دُوسروں کو دُعا کے لئے کہنا **سوسائٹی کا ایک فیشن** سمجھتے ہیں - اور جونہی کسی دوسرے سے ملتے ہیں - بغیر دُعا کی حقیقت کو سمجھنے کے کہہ دیتے ہیں - کہ ہمارے لئے بھی دُعا کیجئے - ہزاروں آدمی احمدیوں غیر احمدیوں بلکہ ہندؤوں - اور سکھوں میں سے بھی جب مجھے ملتے ہیں - تو جاتے ہُوئے بے ساختہ کہہ دیتے ہیں - ہمیں بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھئے - مگر جب وہ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں - کہ ہمیں بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھئے - تو میرا نفس محسوس کرتا ہے - کہ اُن کا دل **دعاؤں کی عظمت** سے واقف نہیں - وُہ زبان سے تو یہ کہتے ہیں - کہ ہمیں بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھئے - مگر ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ یہ محض ان کو خوش کرنے کے لئے ہم کہہ رہے ہیں - ورنہ دُعا کوئی چیز نہیں - اور نہ اُسے کسی قسم کی اہمیت حاصل ہے - ہزاروں ہیں جو رسماً **اسلام کی طرف منسُوب** ہونے کی وجہ سے یا رسماً ہندو مذہب کی طرف منسُوب ہونے کی وجہ سے - یا رسماً سکھ مذہب کی طرف منسُوب ہونے کی وجہ سے دُعائیں کرتے ہیں کبھی ہاتھ اُٹھا کر - کبھی سر جھکا کر - کبھی کھڑے ہو کر - کبھی بیٹھ کر - کبھی آگ کے آگے ہاتھ پھیلا کر - کبھی سمندر کی طرف مونہہ کر کے اور کبھی سُورج کی طرف آنکھیں اُٹھا کر - مگر جب **دُعا کے الفاظ** اُن کی زبان پر جاری ہوتے ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک عبادت ہے جو ہم بجا لا رہے ہیں۔ ایک فرض ہے جو ہم ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ اس کے نتیجہ میں ہمیں کچھ نہ کچھ مل جائیگا۔ لیکن انہیں کبھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ

دُعا کی کیا حقیقت ہے

اور دعا زمین و آسمان میں تغیر پیدا کرنے میں کس قدر عظیم الشان اثر رکھتی ہے۔ پس دنیا میں دُعا کرنے والے بہت مل جائیں گے۔ مگر دعاؤں پر یقین رکھنے والے اور دُعاؤں کی حقیقت سمجھنے والے بہت ہی کم لوگ ملیں گے۔

پھر وہ لوگ جو دُعا پر یقین رکھتے ہیں ہیں۔ ان میں بھی سنجیدہ طبقہ بہت کم نظر آتا ہے۔ اور ان قلیل لوگوں میں سے کثیر حصہ ایسا ہوتا ہے۔ جو دُعا خدا تعالیٰ سے ٹھیکہ کے طور پر کرتا ہے۔

مجھے چونکہ سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ان لوگوں سے بھی جو دُعائیں کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں سے بھی جو

دوسروں کو اپنے لئے دُعا کی تحریک کرتے ہیں

اس لئے میں اپنے تجربہ کی بناء پر جانتا ہوں۔ کہ ان میں سے اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو دُعا خدا تعالیٰ کا امتحان لینے اور یہ دیکھنے کے لئے کرتے ہیں۔ کہ آیا خدا ہماری بات سنتا ہے یا نہیں سنتا۔ پس گو وہ ظاہرا دعاؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ مگر ان کا یقین کسی یقین کی بنیاد پر نہیں بلکہ شک پر ہوتا ہے۔ جاؤ اور اپنے ہمسایوں اپنے دوستوں اپنے رشتہ داروں اور اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں سے پوچھ دیکھو کہ کیا آپ دُعائیں کرتے ہیں۔ وہ یہی کہیں گے۔ کہ بہت کیں بہت کیں بہت ہی کیں۔ مگر آخر معلوم ہؤا۔ کہ خدا ہی کوئی نہیں جو دعائیں سنتا ہو۔ یا کہیں گے کہ خدا ابھی کوئی دعا نہیں سنتا۔ حالانکہ

دُعا کے معنے

اس کامل تعلق اس کامل محبت اور اس کامل اخلاص کے ہیں۔ جو بندہ کو خدا تعالیٰ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب دعا اس تعلق کا نام ہے۔ جو بندہ کا اپنے رب سے ہوتا ہے۔ تو کوئی شخص کس طرح کہہ سکتا ہے۔ میں نے دُعائیں کیں مگر ان کا کوئی فائدہ نہ دیکھا۔ کیا تم نے کبھی کسی آنکھوں والے انسان کو دیکھا ہے کہ وہ کہتا ہو میں نے سورج کو دیکھا بہت دیکھا اور بہت ہی دیکھا۔ مگر آخر معلوم ہؤا۔ کہ

سورج میں بھی روشنی نہیں

کیا تم نے کسی عورت سے سنا۔ کہ وہ کہتی ہو۔ میں نے آگیں جلائیں بہت جلائیں اور بہت ہی جلائیں۔ مگر آخر معلوم ہؤا۔ کہ آگ میں بھی گرمی نہیں کیا تم نے کسی پیاسے کے مونہہ سے کبھی یہ کلمات سنے ہیں۔ کہ میں نے پانی پیا بہت پیا اور بہت ہی پیا۔ مگر آخر معلوم ہؤا۔ کہ پانی بھی پیاس نہیں بجھاتا۔ تم کیوں یہ فقرے لوگوں کی زبان سے نہیں سنتے۔ اس لئے کہ جس شخص نے

پانی کا تجربہ

کیا۔ وہ پانی کا انکار نہیں کر سکتا۔ جس نے سورج کو دیکھا وہ سورج کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور جس نے آگ کو جلتے دیکھا۔ وہ اس کی گرمی کا انکار نہیں کر سکتا۔ پھر اگر دُعا نام ہے اس مقام کا جس مقام پر کھڑے ہو کر

خدا تعالیٰ سے انسان کا انتہائی تعلق

پیدا ہو جاتا ہے۔ تو کیا اس سے زیادہ احمقانہ بات بھی کوئی ہوگی کہ کہا جائے میں نے دعائیں کیں بہت کیں اور بہت ہی کیں۔ مگر آخر معلوم ہؤا۔ کہ کوئی خدا نہیں جو دعائیں سنے کیا ان

الفاظ کا مفہوم

اگر سیدھی سادی عبارت میں بیان کیا جائے تو یہ نہیں ہوگا۔ کہ ہم نے خدا سے دوستی کی اور بہت ہی کی۔ مگر آخر معلوم ہؤا۔ کہ خدا کوئی نہیں۔ اگر اس سے دُعا سے قبل خدا تعالیٰ کو پا لیا تھا۔ جس کو دیکھتے ہوئے اس نے اس سے دوستی کی تھی۔ اور اس سے دُعائیں کیں۔ تو

دعا کے قبول ہونے

یا نہ ہونے سے اس کے وجود میں شک کیونکر پیدا ہو گیا۔ اور اگر اس نے خدا تعالیٰ کو پایا ہی نہیں تھا تو وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دوستی کی۔ دوستی کی اور بہت ہی کی۔ تو دعا کا اصل مقام وہی ہے جب بندہ اپنے خدا کو پا لیتا ہے کیونکہ دعا اسی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ جب بندہ کا اپنے

خُدا کی ہستی

اور اس کی قدرتوں پر کامل یقین ہو جب تم دنیا میں ایک معین اور مشخص وجود کو آواز دیتے اور اُسے اپنی طرف بلاتے ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ تم اسے جانتے اور پہچانتے ہو۔ لیکن اگر ایک شخص کو تم دیکھو کہ وہ کہہ رہا ہو۔ اے زید آؤ مجھ سے مصافحہ کرو۔ اور میرے پاس بیٹھو۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ یہ کہے۔ کہ زید تو دنیا میں ہے ہی نہیں۔ تو تم ایسے شخص کو پاگل کہو گے یا نہیں۔ کیونکہ اگر زید دنیا میں تھا ہی نہیں۔ تو اس نے کس طرح کہہ دیا تھا۔ کہ آؤ زید مجھ سے مصافحہ کرو۔ تو وہ مقام تردد جو

اراھص کا مقام

کہلاتا ہے۔ جب انسان دعا کرتا ہے اور اس کی دُعا قبول کی جاتی ہے۔ وہ اصل مقام نہیں۔ بلکہ غیریت کا مقام ہے۔ وہ ایسا ہی ہے جیسے اندھیرے میں سے گزرنے والا شخص کسی کو پکارتا اور کہتا ہے اے بھائی میری مدد کرو۔ اسے اس وقت یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہاں کوئی بھائی ہے بھی یا نہیں۔ بلکہ وہ صرف اس لئے بھائی بھائی کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ شائد کوئی بھائی ہو۔ اور وہ مدد کے لئے آ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کبھی تو کوئی شخص اس کی

آواز سن رہا ہوتا ہے۔ اور وہ آواز سن کر اس کے پاس پہونچ جاتا ہے۔ اور کبھی وہ یونہی اندھیرے میں سے آواز دیتے گزر جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو دعا کے مقام پر کھڑا نہیں وہ اگر کہتا ہے اے خدا میری مدد کر تو اس کی اس دعا کی وہی کیفیت ہے۔ جو

اندھیرے میں سے گزرتے والے شخص کی پکار

کی ہؤا کرتی ہے۔ اس کی دُعا کے جواب میں بھی اگر خدا تعالیٰ کی مدد اس کی مصلحت کے ماتحت آ جاتی ہے تو کہہ دیتا ہے خدا تعالیٰ نے میری مدد کی۔ اور بعض دفعہ یہ بھی نہیں کہتا بلکہ اتنا کہنا ہی کافی سمجھتا ہے کہ اتفاق حسنہ ایسا ہؤا۔ کہ میرا کام بن گیا لیکن اگر کبھی ایسا ہو۔ کہ

خدا تعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت

اس کی مدد اس کو نہ پہونچے۔ تو یہ کہنا شروع کر دیتا ہے۔ ہم نے بہت دیکھ لیا۔ خدا کا وجود ہی کوئی نہیں حالانکہ اس نے دیکھا ہی کیا تھا۔ اگر وہ دیکھ لیتا۔ تو انکار کس طرح کرتا۔ دیکھنے والا تو کبھی انکار نہیں کیا کرتا۔ ہاں اندھیرے والا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کچھ نظر نہیں آیا لیکن اس صورت میں بھی وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ

کوئی خدا نہیں

بلکہ وہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں اندھیرے میں رہا۔ اور مجھے اس کی مدد نہ پہونچی ایک باپ اگر اپنے بچے کی کسی ضرورت کو بعض دفعہ پورا نہیں کرتا۔ تو کیا بچہ کہہ سکتا ہے کہ میرا باپ کوئی نہیں یا اگر تمہاری ماں تمہاری کسی ضرورت کو پورا نہ کرے۔ تو تم کہہ سکتے ہو کہ ہماری ماں ہی کوئی نہیں۔ تم یہ تو کہہ سکتے ہو۔ کہ ہمارے باپ نے کبھی ہماری خواہش پوری نہ کی۔ ہماری ماں نے بھی ہماری ضروریات کیطرف توجہ نہ کی۔ مگر تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہمارا باپ اور ہماری ماں کوئی نہیں۔ اسی طرح

125
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر کسی شخص کی دُعا قبول نہ ہو

تو وُہ یہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ آہ میرے خدا نے بھی میری دُعا نہ سُنی۔ گو یہ بھی بے ادبی ہوگی۔ گو یہ بھی گُستاخی ہوگی۔ گو یہ بھی بے دینی ہوگی۔ مگر یہ معقول بے دینی ہوگی۔ لیکن وُہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ میری دُعا نہیں سُنی گئی۔ اس لئے کوئی خدا ہی نہیں۔ اگر ایک شخص کسی کو آواز دیتا۔ اور بلاتا ہے۔ لیکن وُہ کسی مصلحت کے ماتحت نہیں آتا۔ تو وُہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جس کو میں نے بُلایا تھا۔ وُہ ایک فرضی وجُود تھا۔ حقیقت میں اس کا کوئی وجُود نہیں۔ اسی طرح اگر دُعا کے بعد کسی کی مرضی کے مطابق نتیجہ نہیں نکلتا۔ تو وُہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے بہت دیکھ لیا۔ خدا کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا۔ اگر اُس نے خدا تعالےٰ کو دیکھ لیا تھا۔ تو اس کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔ اور اگر نہیں دیکھا تھا۔ تو اس سے زیادہ جھوٹ اور کیا ہوگا۔ کہ کہا جائے۔ میں نے خدا کو دیکھا۔ حالانکہ اُس نے اُسے نہیں دیکھا۔

تو جو لوگ دُعائیں کرنے والے ہیں۔ اُن میں سے بھی ایک حصہ ایسا نکلے گا۔ بلکہ ایک حصہ یقیناً ایسا ہے جو اندھیرے والی دعا کرتا۔ اور اس کے بعد

روشنی والی دُعا کا دعوےٰ

کرنے لگ جاتا ہے۔ گویا وُہ اپنی نابینائی کو خدا کی طرف منسُوب کرتے۔ اور اس کی ہستی کا ہی انکار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اُن کی مثال اُس نابینا کی سی ہوتی ہے۔ جس سے کسی شخص نے سُورج کا ذکر کیا۔ تو وُہ کہنے لگا۔ سُورج کی کیا دلیل ہے۔ اُس نے کہا۔ سُورج کی دلیل روشنی ہے۔ جس سے ہر چیز کا اصلی رنگ نظر آ جاتا ہے سفید چیز سفید نظر آتی ہے۔ اور سیاہ چیز سیاہ۔ وُہ نابینا کہنے لگا۔ رنگوں کا فرق بھی تو بے دلیل بات ہے۔ دُنیا میں کوئی رنگ نہیں۔ یہ بھی اپنی نابینائی کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا انکار کرتے۔ اور اندھیرے میں ہو کر روشنی میں دیکھنے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔

پھر

وُہ جو دُعاؤں پر یقین رکھتے ہیں

اور ان کی دُعائیں قبول بھی ہوتی ہیں اُن کو بھی اگر دیکھا جائے۔ تو ان میں کمزوروں کا ایک گروہ نظر آتا ہے۔ یعنی خدا اُنہیں دے دے۔ تو وُہ خوش ہو جاتے ہیں۔ نہ دے۔ تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ گویا پہلا گروہ تو وُہ تھا۔ جس نے دُعا کی۔ اور اتفاق سے جو پہلی دُعا اُس نے کی۔ وُہی قبول نہ ہُوئی۔ اور وُہ

خدا تعالےٰ کے ہستی کا منکر

ہوگیا۔ اور یہ وُہ گروہ ہے۔ جو دعائیں کرتا رہا۔ اور خدا قبول کرتا رہا۔ لیکن جونہی کوئی ایسی دُعا آئی۔ جسے خدا تعالےٰ نے اپنی مصلحت سے قبول نہ کیا۔ تو یہ بھی کہنے لگ گیا۔ کہ ہم نے دیکھ لیا۔ خدا سے دُعائیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ حالانکہ ایسے لوگ اگر اپنے اردگرد کے طبیبوں اور ڈاکٹروں کو دیکھیں۔ تو انہیں نظر آ جائے کہ بڑے بڑے ڈاکٹر اور طبیب مریضوں کا علاج کرتے۔ اور پھر علاج میں بُری طرح ناکام ہوتے ہیں۔ مگر باوجُود اس ناکامی کے لوگ پھر بھی اُن کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔ وُہ انہیں روپیہ بھی دیتے ہیں۔ اُن سے دوائیں بھی لیتے ہیں۔ ان کے نخرے بھی برداشت کرتے ہیں اور کبھی انہیں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ہمارے دائیں بائیں ایسی مثالیں موجُود ہیں۔ کہ انہی ڈاکٹروں اور طبیبوں نے بعض مریضوں کا علاج کیا۔ اور وُہ یا تو مر گئے۔ یا ان کی بیماری طول پکڑ گئی۔ غرض علاج میں انہیں کئی جگہ ناکام دیکھنے کے باوجُود لوگ اُن سے علاج کرائیں گے۔ انہیں فیسیں دیں گے۔ اور ان کی طرف دَوڑے چلے جائیں گے۔ لیکن دُعا جس پر کچھ بھی مال خرچ نہیں ہوتا۔ وُہ اگر قبُول ہو جائے۔ تو کہہ دیں گے خدا نے فضل کر دیا۔ لیکن اگر کوئی دعا قبُول نہ ہو۔ تو کہہ دیں گے۔ بس جی دیکھ لیا۔ دعا کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت

خدا تعالےٰ سے سَودا کرنے والے

ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کبھی سودا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا بلکہ خدا تو الگ رہا۔ خدا تعالےٰ کے بندے بھی دوسروں سے سَودا نہیں کرتے۔ میرے پاس ہر سال بیسیوں درخواستیں اچھے اچھے تعلیم یافتہ ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کی آتی رہتی ہیں۔ جن میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ میں بی۔ اے ہوں۔ میں ایم۔ اے ہوں۔ میں ای۔ اے۔ سی ہوں۔ میں فلاں معزز خاندان میں سے ہوں۔ میرے دل پر اسلام کی حقیقت کھل گئی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ

احمدیت میں داخل

ہو جاؤں۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ ہماری سوسائٹی احمدیت کی سخت مخالف ہے پس اگر میں احمدی ہو جاؤں۔ تو آپ میری کیا امداد کریں گے۔ میں ہمیشہ ایسے لوگوں کو یہ لکھوایا کرتا ہوں۔ کہ مالی امداد دینے والے دُنیا میں اور بہت سے ہیں۔ اگر تم پر اسلام کی سچائی کھل گئی ہے۔ تو اس بارہ میں تمہیں مجھ سے مشورہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم اُس

سچائی کا اظہار کرو

اور اس کے بدلہ میں کسی مادی فائدہ کی امید مت رکھو۔ کیا تم نے کبھی سُنا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہو۔ میں نے فلاں لڑکی سے شادی کی تجویز کی ہے۔ وُہ بہت نیک۔ اور اچھے خاندان کی ہے۔ اگر میں وہاں شادی کر لوں تو اے لوگو تم مجھے کیا دو گے۔ کیا تم نے کبھی سُنا۔ کہ کوئی شخص سخت پیاس کی حالت میں میلوں میل چکر کاٹ کر ایک چشمہ کے پاس پہونچے اور وہاں یہ کہنا شروع کر دے۔ کہ اے دوستو بتاؤ۔ اگر میں اس چشمہ سے اپنی تین دن کی پیاس بجھا لوں۔ تو تم مجھے کیا دو گے۔ اگر ان

چھوٹے چھوٹے فوائد

کے حاصل ہونے پر بھی دُنیا میں کوئی دوسرے سے ایسے بیہودہ سوال نہیں کرتا بلکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جانے کو ہی اپنی سب سے بڑی کامیابی قرار دیتا ہے۔ تو

خدا تعالےٰ کی ملاقات

اور اس کے وصال کا راستہ میسر آ جانے پر اگر کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ میں اس راستہ پر چلا۔ تو مجھے کیا دو گے۔ تو وُہ پاگل نہیں۔ تو اور کون ہے۔ مذہب کے معنے تو اُس راستہ کے ہیں۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہونچا دے۔ پس اگر اُس نے اُس راستہ کو پا لیا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اُس نے خدا کو پا لیا پھر جب اُس نے خدا کو پا لیا ہے تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے کیا دو گے۔

بے وقوفی اور حماقت

ہے۔ جو شخص کچھ پا لیتا ہے۔ اُس سے لوگ لیا کرتے ہیں یا وہ لوگوں سے لیتا ہے۔ کیا تم نے کبھی سُنا کہ کوئی طالب علم آئے۔ اور کہے۔ اے بھائیو۔ میں امتحان میں پاس ہو گیا ہوں۔ اب بتاؤ۔ تم مجھے کیا کھلاؤ گے۔ جو لڑکا

امتحان میں کامیاب

ہوتا ہے۔ وُہ دوسروں سے مانگا نہیں کرتا۔ بلکہ استاد اور ہم سبق دونوں اس کے پاس جاتے اور کہتے ہیں۔ ہمیں مٹھائی کھلاؤ۔ کیونکہ تم کامیاب ہوئے ہو۔

پس اگر یہ سچ ہے کہ انہوں نے سچا مذہب پا لیا ہے۔ تو پھر دُنیا کا حق ہے۔ کہ وُہ ان سے

قربانی کا مطالبہ

کرے۔ ان کا حق نہیں۔ کہ وُہ لوگوں سے اپنے لئے مانگیں۔ دیکھو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کو پا لیا۔ پھر انہوں نے لوگوں سے کچھ مانگا نہیں۔ بلکہ دُنیا کی بھلائی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت موسےٰ نے حضرت عیسےٰ اور حضرت نوح علیہم السلام نے خدا تعالےٰ کو پالیا۔ پھر انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں کیا دوگے۔ بلکہ انہوں نے کہا ہم نے پالیا ہے۔ آؤ ہم تم کو بھی دیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دُور سے

خدا تعالےٰ کا نُور

آگ کی شکل میں دیکھا تو انہوں نے یہی کہا۔ کہ ٹھہرو میں وہاں جاتا ہوں۔ اور وہاں سے کوئی انگارا تمہارے لئے بھی لاؤں گا۔ تو جو لوگ کچھ پالیتے ہیں۔ وہ لوگوں سے یہ نہیں کہا کرتے کہ ہمیں کیا دوگے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں ہم سے کیا قربانی لوگے۔ تو میں انہیں ہمیشہ یہ جواب دیا کرتا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ پھر وہ

سب کے سب خاموش

ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں حقیقت میں خدا نہیں ملا ہوتا۔ بلکہ وہ دنیا کے بھوکے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ وہ چیز جس کی انہیں تلاش ہوتی ہے۔ میرے پاس نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ مایوس ہو کر کسی اور طرف کا رُخ کر لیتے ہیں۔

تو جب خدا تعالےٰ کے بندے بھی سودا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالےٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ وہ لوگوں سے سودا کرتا پھرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس قسم کی طبیعت کے لوگ گرتے چلے جاتے ہیں۔ اور آخر

دُعا کے مقام

پر وہی قائم رہتے ہیں۔ جو اس مقولہ پر عمل کرتے ہیں۔ کہ ؎

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے

یعنے مانگنا ایک قسم کی موت ہے لیکن اگر کوئی مانگنا ہی چاہے تو پھر وہ دروازہ سے ہلے نہیں بلکہ بیٹھا رہے بیٹھا رہے اور بیٹھا رہے یہاں تک کہ مر جائے۔ بے شک

دنیوی لحاظ سے

اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ بندوں سے مانگنا موت ہوتا ہے۔ لیکن روحانی لحاظ سے اس کے یہ معنی ہیں کہ دُعا اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک انسان اپنے آپ پر

ایک جسمانی موت

وارد نہیں کرلیتا۔ وہ دعا کرتا ہے۔ اور دُعا میں اس قدر محو ہو جاتا ہے اور اتنے تضرع اتنے درد اتنے سوز اتنے گریہ اتنے قلق اور اتنے اضطراب کے ساتھ دُعا مانگتا ہے۔ کہ وہ بھول جاتا ہے اپنے ماحول کو وہ بھول جاتا ہے اپنے گردوپیش رہنے والے لوگوں کو۔ وہ بھول جاتا ہے اپنے عزیزوں دوستوں اور رشتہ داروں کو۔ وہ بھول جاتا ہے۔ اپنے بیوی بچوں کو اور وہ بھول جاتا ہے۔ اپنے آپ کو یہاں تک کہ

سب کچھ بھول کر

وہ خدا کے پاس چلا جاتا اور اس کے حضور اپنی حاجات پیش کرتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ ساری خیر خدا میں ہی ہے۔ تب جس طرح ایک پیاسا شدت پیاس میں دور سے چشمے کو دیکھ کر دوڑ کر اس کی طرف جاتا اور

ضعف و ناطاقتی

کی وجہ سے چشمہ کے قریب جاکر گر جاتا اور نہایت حریص اور للچائی ہوئی نگاہوں سے چشمہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیتا ہے کہ کاش چشمہ حرکت میں آئے۔ اور اس کے مونہہ میں خود بخود اس کا پانی پہونچ جائے۔ اسی طرح دعا کرنے والے کی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ بھی بے حس ہو کر

آستانہ الوہیت پر

گر جاتا۔ اور اپنے رب کی طرف دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ بے شک جسمانی چشمے ایسی حالتوں میں چل کر ان کے پاس نہیں آتے۔ مگر

روحانی چشمے

ایسی حالت میں خود چل کر ان کے پاس پہونچ جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کوئی مانگنے والا ایسا بھی ہوگا۔ جو دعائیں کرتا چلا جائے گا۔ کرتا چلا جائے گا۔ اور کرتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے پیر تھک جائیں گے اس کے ہاتھ شل ہو جائیں گے۔ اس کا دماغ پریشان ہو جائے گا۔ اسکے قوے مضمحل ہو جائیں گے۔ اور وہ بے اختیار ہو کر کہے گا۔ میرا خدا کہاں ہے۔ فرمایا اسے کہہ دو انی قریب میں دوڑا ہی آرہا ہوں۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جب بندہ ایسی حالت میں بھی اللہ تعالےٰ کو پکارتا چلا جاتا ہے۔ جب وہ تھک جاتا اور اس کے قوے مضمحل ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا ایسی حالت میں پھر وہ نہیں پکارتا۔ بلکہ میں اُسے پکارنا شروع کر دیتا ہوں۔ فلیستجیبوالی اسے چاہیئے کہ اب میری آواز کا جواب دے۔ اور اسے سنے۔ گویا پہلے فقرہ میں تو یہ مضمون تھا کہ

بندہ اللہ تعالیٰ کو بُلاتا ہے

اور اس میں یہ بیان کیا۔ کہ پھر خدا اپنے بندے کو بلاتا ہے۔ اور جونہی اس کی قوتیں رہ جاتی ہیں۔ خدا خود دوڑ کر اس کی طرف آتا۔ اور اس وقت وہ طالب اور بندہ مطلوب

خُدا محب اور بندہ محبوب

بن جاتا ہے۔ یہ دُعا کا مقام ایسا بلند مقام ہے جو زمین اور آسمان کو ہلا دیتا ہے۔ جہاں قبولیت اور عدم قبولیت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ قبولیت ہوتی اور بہت ہوتی ہے۔ مگر اس شخص کو اس کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔ وہ صرف ایک ہی بات جانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ میرا کام یہ ہے۔ کہ میں اپنے رب سے مانگتا رہوں۔

تم اگر

سچی محبت کے انسانی نظائر

پر ہی غور کرو۔ تو تمہیں یہ مثال وہاں بھی نظر آجائے گی۔ ہاں حقیقت کی آنکھیں کھول کر دیکھو۔ پھر تمہیں چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی عظیم الشان سبق پنہاں نظر آئیں گے۔ تم نے بچہ کو اپنی ماں سے چمٹتے کئی دفعہ دیکھا ہوگا۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ بچہ کی باہیں اس کی ماں کے گلے میں ہوتی ہیں۔ اس کا سینہ اپنی ماں کے سینہ سے لگا ہوتا ہے اور وہ اپنی ماں سے اتنا زیادہ قریب ہوتا ہے۔ کہ اس سے زیادہ قریب ہونا ناممکن ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ کہتا جاتا ہے۔ اماں۔ اماں۔ وہ کیوں اماں اماں کہہ رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ ماں کے پاس ہی ہوتا ہے۔ وہ اسی لئے باوجود قریب ہونے کے اماں اماں کہتا ہے۔ کہ

ماں کو پکارنا

اب اس کی غذا بن گیا ہے۔ اور اسی پکار میں اس کی تمام راحت ہوتی ہے۔ یہی حال ایک سچے سالک کا بھی ہوتا ہے۔ جس شخص کو خدا تعالےٰ سے حقیقی محبت ہوتی ہے۔ وہ ضرورت کے لئے خدا تعالےٰ سے نہیں مانگتا بلکہ مانگنے کے لئے مانگتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ

ہر وقت خدا تعالےٰ کا سائل

ہی بنا رہے۔ تم نے اپنے گھروں میں اور خود اپنی ذات میں اس بات کا کئی دفعہ تجربہ کیا ہوگا۔ کہ جب کوئی فقیر تمہارے دروازے پر آتا۔ اور کہتا ہے مجھے کچھ خیرات دو۔ تو تم اسے کچھ دے دیتے ہو۔ اس کے بعد وہ چلا جاتا ہے۔ اور تم

اپنے کاموں میں مشغول

ہو جاتے ہو لیکن اگر وہ نہ جائے۔ اور دروازہ پر کھڑا رہے۔ تو تم اسے کہتے ہو۔ اب جاتے کیوں نہیں میں نے تمہیں خیرات دے دی ہے۔ یہی روحانی خلش اور یہی روحانی خوف ایک خدا کے محب کے دل میں بھی ہر وقت رہتا ہے۔ کہ اگر میری ایک ضرورت پوری ہوگئی

126
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دُوسری دفعہ میں نے خدا تعالےٰ سے مانگا۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے کہا جائے گا۔ کہ اب کیوں کھڑے ہو۔ دربار سے چلے جاؤ۔ اور چونکہ اس کی اصل غرض مانگنا نہیں۔ بلکہ اپنے محبوب کے دربار میں کھڑا رہنا ہوتی ہے۔ اس لئے وہ مانگتا ہے۔ اور مانگیلا جاتا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ اسے ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کا سائل بنا رہے۔ اور اسے یہ نہ کہا جائے۔ کہ اب چلے جاؤ۔ تمہاری ضرورت پوری ہو گئی۔ پس ہر وقت وہ کوئی نہ کوئی ضرورت پیش کرتا رہتا ہے۔ تا ہر وقت اُسے اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر کھڑے رہنے کا حق حاصل رہے۔ یہ

حقیقی محبت کا ایک نظارہ

ہوتا ہے۔ مگر لوگ اس کو فلسفیانہ رنگ میں حل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ایک جنس کو دوسری جنس سے ناپا نہیں جا سکتا۔ تم ہوا۔ اور پانی کو اگر ترازو میں تولنا چاہو۔ تو یہ تُل نہیں سکیں گے۔ اسی طرح

عشق اور محبت کے جذبات

کو تم فلسفہ کے ترازو میں نہیں تول سکتے اور اگر تولو گے۔ تو یہ اُس ترازو سے نکل بھاگیں گے۔ لیکن ہوا کو اگر اُن آلات سے تولو۔ جو سائنس نے گیسوں کے متعلق ایجاد کئے ہیں۔ تو تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ ان چیزوں کا بھی وزن ہے اور ان میں بھی طاقت اور قوت ہے حتّٰے کہ سائنس نے یہ دریافت کیا ہے کہ جب کسی چیز میں بالکل خلا کر دیا جائے۔ تو ہوا کا بیرونی دباؤ اس چیز کو توڑ دیتا ہے۔ گویا جس چیز کو ہم خالی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ خالی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں جو ہوا ہوتی ہے۔ وہ ہمارے سامانوں کی حفاظت کر رہی ہوتی ہے۔ لیکن ہماری ظاہری نظر اس کو خالی کہہ دیتی ہے۔ تو

دُعا ایک ایسا حربہ ہے

جس کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ اور دُعا اظہار عشق کا ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ شائد تم میں سے وہ لوگ جو بڑی عمر کے ہیں۔ وہ اپنے

بچپن کی باتیں

بھول چکے ہوں۔ لیکن مجھے تو ابھی تک بہت سی باتیں یاد ہیں۔ مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے۔ جب ہم چھوٹے چھوٹے بچے ہوا کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے تھے۔ آؤ اماں اماں کریئے۔ آؤ ابّا ابّا کریئے (پنجابی) اس کا کیا مطلب ہوتا تھا۔ شائد ایک فلسفی یہ نظارہ دیکھ کر کہے۔ کہ بچے کیسے پاگل ہیں۔ کہ ماں باپ کے پاس رہتے ہوئے اس قسم کے فقرے کہتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ

پاگل پن کا اظہار

نہیں۔ بلکہ اپنے بڑوں کو یہ نصیحت کرنا ہے۔ کہ دیکھو۔ ہمیں اپنی ماں سے محبت ہے۔ اور ہم کہتے ہیں۔ آؤ اماں اماں کریئے۔ ہمیں اپنے باپ سے محبت ہے۔ اور ہم کہتے ہیں۔ آؤ ابّا ابّا کریئے۔ پھر جبکہ تمہیں دعوےٰ ہے۔ کہ تم اپنے باپ۔ اور اپنی ماں سے بہت زیادہ

خدا تعالےٰ سے محبت

رکھتے ہو۔ تو کیا تمہارا فرض نہیں۔ کہ تم اس کو یاد کرو۔ اور اس کے اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کرو۔ جس وقت ایک فلسفی اپنے سامنے میز لگائے کُرسی پر بیٹھ کر نہایت ہی

رعُونت اور تکبّر

کے ساتھ یہ فقرے لکھتا ہے۔ کہ کیسا ہی بیوقوفی کا وہ مذہب ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور کہو۔ اے اللہ۔ اے اللہ۔ بھلا ان الفاظ کے دوہرانے سے اس کا کیا فائدہ۔ اور خدا کا کیا فائدہ۔ اسی وقت اس کی میز کے نیچے

اس کا بچہ اُسے بے وقوف بنا رہا۔ اور اس کی حماقت اس پر ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ جب وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کہتا ہے۔ ابّا ابّا۔ اس طرح وہ جاہل اپنے علم کے گھمنڈ میں اسی فلسفہ کو رد کر رہا ہوتا ہے۔ جس فلسفہ کو اس کا بچہ اپنے عمل سے ثابت کر رہا ہوتا ہے۔ مگر چونکہ

محبّت کا فلسفہ

عقل کے فلسفہ سے بالکل جُدا ہے۔ اس لئے فلسفی اس راز سے آگاہ نہیں ہوتا۔

غرض جب میں نے کہا۔ کہ آؤ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں۔ تو میں نے ایک رسمی چیز تمہارے سامنے پیش نہیں کی۔ بلکہ جب میں نے کہا کہ دُعائیں کرو۔ تو یہ جانتے ہوئے کہا کہ تم میں سے بہت ہیں۔ جو

عرشِ الٰہی کو ہلا دینے والی دُعائیں

نہیں کرتے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہا ہے۔ کہ دُعا کوئی معمولی چیز نہیں۔ پس میں نے رسمًا نہیں کہا۔ میں نے عادتًا نہیں کہا۔ مگر میں نے یہ بھی جانتے ہوئے کہا ہے۔ کہ دُعا کے لئے ہزار دس ہزار۔ یا ایک لاکھ آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ اگر لاکھوں کی جماعت میں سے دس آدمی بھی ایسے نکل آئیں جن کے دل

حقیقی دُعا کرنے والے

ہوں۔ تو وہ زمین اور آسمان کو ہلانے کے لئے کافی ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ یتیم کی دُعا عرش کو ہلا دیتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

جماعت کی متحدہ دُعا

قبول کی جاتی ہے۔

پس جب میں نے کہا کہ آؤ ہم دُعا کریں۔ تو اس وقت یہ دونوں باتیں مجھے نظر آ رہی تھیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ میری مثال اس شخص کی سی تھی۔ جس کا دایاں بھی برکت والا ہو اور جس کا بایاں بھی برکت والا ہو۔ میں سمجھتا تھا۔ اگر مجھے ایک جماعت مل گئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول بھی پورا ہو جائے گا۔ کہ جماعت کی متحدہ دُعا قبول کی جاتی ہے۔ اور اگر مجھے کوئی ساتھی نہ ملا۔ اور میں اکیلا رہا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دُوسرے قول کی سچائی ثابت ہو جائے گی۔ کہ

یتیم کی دُعا عرش کو ہلا دیتی ہے

پس اگر مجھے جماعت حاصل ہو گئی۔ تب بھی میرا مقصد پُورا ہو گیا اور اگر میں اکیلا رہا۔ تب بھی میرا مقصد مجھے حاصل ہو گیا۔ کیونکہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں حالتوں میں

قبولیتِ دُعا کی بشارت

دی ہُوئی ہے۔ جماعت ہونے کی صورت میں بھی۔ اور یتیم ہونے کی صورت میں بھی۔ اور یتیم سے عرفًا وُہی مُراد نہیں۔ جس کے ماں باپ نہ ہوں۔ بلکہ جو بھی

خُدا تعالےٰ کی راہ میں اکیلا

رہ جائے وُہ یتیم ہے۔ اور جو اپنے ساتھی پا لے۔ وُہ جماعت ہے۔ ہمارے خُدا نے بھی قرآن مجید میں اس بات کا اظہار فرماتا ہے۔ چنانچہ ایک نبی کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ امّۃ تھا۔ یعنی ایک جماعت اس کو حاصل تھی۔ اور ایک دوسرے نبی کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی طرف بُلاتا۔ تو سب منتشر ہو جاتے۔ اور وُہ نبی اکیلا رہ جاتا۔ گویا ایک نبی وُہ تھا۔ جس نے جماعت بن کر

خدا تعالےٰ کی مدد

حاصل کی۔ اور دُوسرا وُہ تھا۔ جس نے یتیم بن کر خدا تعالےٰ کی نُصرت حاصل کی۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ تم اس وقت

امن کی حالت

میں ہو اور تمہیں دشمن کی طرف سے کسی حملے کا خوف نہیں۔ اپنے آپ کو امن کی حالت میں سمجھنا اور دشمن کے حملہ سے بے خوف ہو جانا حماقت ہوتی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات جب انسان یہ سمجھ رہا ہوتا ہے۔ کہ مصیبت ٹل گئی۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ مصیبت کا شکار ہو جاتا ہے۔

گزشتہ سال حبشہ اور اٹلی والوں کے درمیان جو جنگ ہوئی۔ اور جس میں حبشہ نے شکست کھائی۔ اس کے متعلق جن محققین نے اس نقطۂ نگاہ سے غور کیا ہے۔ کہ

حبشہ والے کیوں ہارے

حالانکہ ابتدا میں انہوں نے اٹلی کو خطرناک شکست دی تھی۔ تو وہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ حبشہ والے ہار گئے۔ کیونکہ انہوں نے خیال کیا کہ ہم جیت گئے ہیں۔ گویا جب انہوں نے شروع میں اٹلی کی فوجوں کو شکست دے دی تو وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اٹلی نے حبشہ کو غافل پا کر پھر حملہ کر دیا۔ اور اسے شکست دے دی۔

میں دیکھتا ہوں یہی حال اس وقت ہماری جماعت کے افراد کا ہے۔ جب دشمن کا حملہ تھوڑی دیر کے لئے ہٹ جاتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں اب ہم بچ گئے۔ میں پوچھتا ہوں۔ تم کیونکر سمجھتے ہو۔ کہ اب ہم بچ گئے۔ **کیا احرار سے ہمارا فیصلہ ہو گیا ہے۔ یا کیا گورنمنٹ سے ہمارا تصفیہ ہو گیا ہے۔ اگر دشمن اس وقت خاموش ہو گیا ہے** تو اس کی خاموشی کے یہ معنے کس طرح ہو گئے۔ کہ ہماری لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ انتظار کر رہا ہو کہ تم سو جاؤ اور مطمئن ہو جاؤ۔ تو پھر وہ تم پر حملہ کرے۔ پس جب تک ہماری گورنمنٹ سے باقاعدہ صلح نہیں ہو جاتی۔ یا جب تک احرار سے ہمارا ایسا تصفیہ نہیں ہو جاتا جس کے بعد احرار کے لئے ہمارے مقابلہ میں سر اٹھانا ناممکن ہو جائے۔ اس وقت تک اگر ہماری جماعت میں سے ایک آدمی بھی خاموش ہو کر بیٹھ رہتا ہے۔ تو اس کے معنی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ احمق اور بے وقوف ہے۔

یاد رکھو

مومن کے دل پر جو زخم لگتے ہیں

وہ کبھی مندمل نہیں ہوتے۔ اور اس وقت تک ہرے رہتے ہیں جب تک دوسرے زخموں کے لگنے کا احتمال باقی رہتا ہے۔ حضرت نوحؑ کی لائی ہوئی تعلیم دنیا سے کیوں مٹ گئی۔ اسی لئے کہ ان زخموں کی یاد تازہ رکھنے والے لوگ مٹ گئے۔ حضرت موسےٰ کی لائی ہوئی تعلیم دنیا سے کیوں مٹ گئی۔ اسی لئے کہ موسےٰ کو جو زخم لگے۔ ان کی

یاد تازہ رکھنے والے

لوگ دنیا میں نہ رہے۔ تم کیوں کہتے ہو۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم مٹ نہیں سکتی۔ اسی لئے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسے لوگ ہمیشہ آتے رہیں گے۔ جو ان زخموں کو کریدتے رہیں گے۔ اگر اس امت میں بھی

زخم کریدنے والے

نہ آتے۔ تو آپ کی لائی ہوئی تعلیم بھی مٹ جاتی۔ کیونکہ تعلیم کبھی کتابوں کے ذریعہ قائم نہیں رہتی۔ بلکہ ماننے والوں کے ذریعہ قائم رہتی ہے

پس جبکہ خدا نے اپنی

مصلحتوں کے ماتحت

ہمارے ہاتھوں اور ہمارے پاؤں کو باندھ رکھا ہے۔ اور ہماری زبانوں کو اس نے بند کیا ہوا ہے۔ جب ایک طرف وہ یہ کہتا ہے۔ کہ جاؤ اور حکومتِ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ اور دوسری طرف یہ حکم دیتا ہے کہ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ (سوائے خاص حالات کے جن میں وہ دفاع کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس صورت میں بھی اعتدار سے بچنے کی نصیحت کرتا ہے۔) تو ان حالات میں ہمارے لئے سوائے اس کے اور کیا صورت رہ جاتی ہے۔ کہ

ہم **خدا تعالےٰ کے حضور دُعا** کریں۔ اور اس سے کہیں اے ہمارے ہاتھوں کو روکنے والے اور اے ہماری زبانوں کو بند کرنے والے خدا تو آپ ہماری طرف سے اپنے ہاتھ اور اپنی زبان چلا۔ پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کے ہاتھوں سے زیادہ طاقتور ہاتھ بھی دنیا میں کوئی ہے اور اس کی زبان سے زیادہ مؤثر زبان بھی کوئی ہو سکتی ہے۔ تم نے

خدا تعالےٰ کی قدرت

کے کئی نظارے پچھلے دو سالوں میں دیکھے۔ اب تیسرا سال جا رہا ہے۔ اگر تم اس سال پہلے دو سالوں سے بھی زیادہ خدا تعالےٰ کی قدرت کے شاندار نظارے دیکھنا چاہتے ہو۔ تو گزشتہ سالوں کے چالیس دنوں کے مقابلہ میں اس سال سات ماہ تک مسلسل دعائیں کرو اور خصوصیت سے یہ دعا مانگتے رہو کہ **اللّٰھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم**۔ یعنی اے خدا ہم دشمنوں کی گردنوں پر تیرے ہی ہتھیار چلانا چاہتے ہیں۔ اور ان کے شرور اور فتن سے تیری ہی حفاظت چاہتے ہیں۔ نحر اس گڑھے کو کہتے ہیں۔ جو اس جگہ پر واقع ہے۔ جہاں گردن اور سینہ باہم ملتے ہیں۔ یہیں سے بڑی رگیں سر کی طرف جاتیں اور دل سے دماغ کو خون پہونچاتی ہیں۔ سو نجعلك فی نحورھم کے یہ معنے ہیں۔ کہ اے خدا ان کا

کلی طور پر استیصال

کر دے۔ اور شرارت اس طرح نہ مٹا کہ وہ بار بار زندہ ہوتی رہے۔ بلکہ اس طرح مٹا کہ وہ کبھی نہ ابھر سکے

پھر احرار کے علاوہ ہمارے اندر بعض منافق بھی پائے جاتے ہیں جن کا وجود ہمارے لئے سخت مضر ہے۔

گزشتہ دنوں

گورنمنٹ کے بعض حکام

کی طرف سے ہم پر جو مظالم ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے منافقوں نے بھی گردنیں اٹھائی ہیں۔ منافق ایک حد تک ہی چل سکتا ہے۔ زیادہ نہیں چل سکتا۔ پھر وہ ڈرپوک اور بزدل ہوتا ہے۔ اس کے

سارے کام مخفی

ہوتے ہیں۔ اور بسا اوقات ایسی صورت ہوتی ہے۔ کہ شریعت اجازت نہیں دیتی کہ اسے ننگا کیا جائے۔ پس اس کے شر سے بچنے کا ذریعہ بھی دعا کے سوا اور کوئی نہیں ؛

پھر علاوہ ان واقعات کے جو سارے سامنے ہیں۔ ان

عظیم الشان مقاصد

کے بڑے حصہ کو سرانجام دینے کے لئے سلسلہ احمدیہ قائم کیا گیا ہے۔ اگر ہم خاص وقتوں میں دعائیں کریں تو یہ دعائیں ضرورت سے زیادہ نہیں بلکہ کم ہی رہیں گی۔ دنیا کا فتح کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

چاروں طرف لوگ ہمارے مخالف ہیں

خوشخبری

بجلی کی عینک

جرمن سائنس کی نئی ایجاد ہے۔ نہ لیمپ کی ضرورت نہ کسی لالٹین کی ضرورت۔ رات کو ضرورت کے وقت عینک نکالیں اور آنکھوں پر لگا کر جو کام کرنا چاہیں کریں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ بچہ بوڑھا مرد عورت سب استعمال کر سکتے ہیں۔ غلط ثابت ہو تو قیمت واپس۔ سوائے ہمارے دوسری جگہ نہ ملے گی۔ قیمت رعایتی صرف عہ محصولڈاک پانچ آنے علاوہ ؛

ملنے کا پتہ

مینیجر دی جرمن ناولٹی سٹور کراچی شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

127

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہر جگہ ایسی روکیں پیدا کی جارہی ہیں۔ جن کو دور کرنا انسانی طاقت سے بالا ہے۔ اور جن مشکلات اور روکوں کو دور کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی نصرت کے سوا اور کوئی ہمارے کام نہیں آسکتا پس آؤ۔ کہ ہم خدا تعالےٰ سے دعا ر کریں۔ کہ وہ ان کاموں کے پورا کرنے میں ہماری امداد فرمائے جن کے لئے سلسلہ احمدیہ دنیا میں قائم ہوا ہے۔ اور لوگوں کے قلوب کی اصلاح کرے بلکہ لوگوں کے قلوب کی اصلاح کا کیا ذکر۔ ابھی ہمارے اپنے نفس ہی

بہت بڑی اصلاح کے محتاج

ہیں۔ پس خدا اپنے فضل سے ہمارے دلوں کی بھی اصلاح فرمائے۔ ہمیں اپنے نفس پر غالب آنے کی توفیق دے اور ہمیں وہ طاقتیں عطا فرمائے جن سے اس کے دین کا جلال ظاہر ہو۔ اور اس کا قرب اور وصال ہمیں میسر ہو۔ غرض مت خیال کرو۔ کہ یہ ایک رسمی بات ہے جو میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ یہ

ایک نہایت ہی اہم مطالبہ

ہے۔ جس کو پورا کرنا جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ چاہیئے کہ

جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری

اپنی اپنی جماعت کو یہ مطالبہ یاد دلاتے رہیں۔ اور روزوں کے متعلق بھی یاد دہانی کراتے رہیں۔ کیونکہ جو چیز بار بار سامنے آتی رہے۔ اس کی طرف دل متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور کئی کمزور بھی جو پہلے حصہ لینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ حصہ لینے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی نکتہ کی طرف راہبری کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ فذکر ان نفعت الذکریٰ۔ کہ تو لوگوں کو نصیحت کرتا چلا جا۔ کیونکہ نصیحت بہت دفعہ فائدہ دے جایا کرتی ہے۔ پس میں کہتا ہوں۔ کہ ان دنوں کو خاموشی سے مت گذار دو۔ بلکہ

روزے رکھو اور دعائیں کرو

اور لوگوں سے کہو۔ کہ وہ روزے رکھیں اور دعائیں کریں۔

جماعتوں کے پریذیڈنٹوں کو چاہیئے

کہ وہ مساجد میں بار بار لوگوں کو یاد دلاتے رہیں۔ کہ ان ایام میں ان فتنوں کے دور ہونے کے لئے دعائیں کی جائیں۔ جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں۔ ان مقاصد کے لئے دعائیں کی جائیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کے قیام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کمزوریوں کے لئے دعائیں کی جائیں۔ جو خواہ ہم میں پائی جاتی ہیں۔ یا دنیا کے اور افراد میں۔ تا اللہ تعالےٰ کے فضل ایسے رنگ میں نازل ہوں۔ کہ وہ

مصائب کے پہاڑ

جو دشمنوں کی طرف سے ہمارے راستہ میں گرائے گئے ہیں۔ پاش پاش ہو جائیں۔ اور ہمیں کامیابی ترقی۔ نیکی اور تقویٰ کے سامان زیادہ سے زیادہ عطا ہوں۔

پس دعا کے متعلق تمہاری کوشش اور ہمت دوسری کوششوں اور ہمتوں سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ مطالبہ بھی دوسرے مطالبات سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ پس روزوں کو یاد رکھو۔ اور دوسروں کو یاد دلاتے رہو۔ اور دعاؤں کو یاد رکھو اور دوسروں کو دعاؤں کے لئے کہتے رہو۔ کیونکہ

کام بہت بڑا ہے۔ اور مشکلات بہت زیادہ

ہم کمزور اور بے بس ہیں۔ ہماری کمزوریاں ہم پر عیاں ہیں۔ بلکہ ہم خود بھی اپنی کمزوریوں سے اتنے واقف نہیں۔ جتنا ہمارا خدا۔ پس ہم اسی سے مدد طلب کرتے اور اسی کی نصرت اور تائید اپنے ہر کام میں چاہتے ہیں۔

بقایا دار موصی صاحبان کے لئے نہایت ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہونے والا ہے۔ اور مئی سے نیا سال شروع ہوگا۔ بقایا داران حصہ آمد وصیت کے متعلق دوران سال میں متواتر اعلان ہوتے رہے ہیں۔ کہ اپنا بقایا جلد ادا کر دیں۔ بعض دوستوں نے توجہ فرما کر اپنے بقائے صاف کر دیئے ہیں۔ مگر اکثر نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ اور نہ ہی بقایا ادا کیا ہے۔ اور نہ ہی مہلت لینے کی کوشش کی ہے۔ ایسے موصیوں کو بذریعہ اعلان پہلے بھی نوٹس دیا جا چکا ہے۔ اور اب بھی بذریعہ اعلان ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس اعلان کو پڑھ کر ۳۰ اپریل تک اپنا بقایا حصہ آمد ادا کر دیں۔ یا اپنی معذوری بیان کر کے معین عرصہ تک مہلت کی درخواستیں ارسال فرماویں اور درخواستوں پر مقامی عہدہ داروں کی تصدیق ہو۔ علاوہ باقی عہدہ داران کے مقامی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔ تاکہ مناسب غور کر کے مہلت دی جا سکے۔

جن موصی صاحبان کا بقایا ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک داخل خزانہ نہ ہوگا۔ یا دفتر ہذا کی طرف سے مہلت نامہ منظور نہ ہوگا۔ ان کی ماہ مئی میں وصایا برائے منسوخی مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ اور پھر کسی موصی کا عذر نہیں سُنا جائے گا۔ عہدے داران جماعت ہائے احمدیہ اور نمائندگان مجلس مشاورت اس اعلان کو ہر موصی تک پہنچا کر ممنون فرمائیں اور مساجد میں تین یوم تک متواتر سنایا جائے اور دفود کے ذریعہ ہر موصی کو یہ اعلان پہنچا کر بقایا وصول کیا جائے۔ جو دوست ان ہر دو صورتوں میں سے کوئی اختیار نہ کریں گے۔ ان کی وصایا مجبوراً مطابق قواعد منسوخ کر دی جائیں گی

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

من انصاری الی اللہ

مقامی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کیلئے نظارت بیت المال میں ناکافی عملہ ہے چند انسپکٹر ہیں جو پنجاب کی دیہاتی انجمنوں کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتے۔ شہری جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کا مرکز کیطرف سے کوئی باقاعدہ اور تسلی بخش انتظام نہیں۔ اور انجمن کی مالی حالت بھی اس قابل نہیں۔ کہ ضرورت کو پورا کرنے کیلئے پیڈ انسپکٹروں کی تعداد میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔ اس لئے میں اس کام کیلئے ایسے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ جو ایک یا دو یا اس سے زیادہ شہری جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کیلئے وقت نکال سکیں۔ وہ آنریری طور پر اپنی خدمات پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ دفتر ہذا سے اصل سفر خرچ دیا جائے گا۔

بہت جلد ایسے احباب جو اس کام میں میری مدد کر سکنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنے نام اور پتہ سے اطلاع دیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ وہ کس ماہ میں اور کتنا عرصہ اور کون کون سی شہری جماعت میں جا سکیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دورں کا علاج

"والومکا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ہزارہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حمل گیجا لیتیں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کیطرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً یاوہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا۔ گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا۔ متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں۔ بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی کی قیمت ۱؎ اور تیس دن کی دوائی ۳؎ محصول ڈاک علاوہ

سی۔ ایل۔ ناناوالا سٹیشن روڈ بڑودہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

ایک احمدی مجاہد کی پندرہ روزہ رپورٹ

(از شیخ مبارک احمد صاحب)

ملاقاتیں

یوں تو متعدد افراد سے ملنے کا موقعہ ملا لیکن ۱۴ افراد سے خاص طور پر ملاقات کی گئی۔ اور ہر ایک کو مختصر طور پر سلسلہ کے حالات سے واقف کرنے کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر بھی مناسب رنگ میں دیا گیا۔

یکم مارچ کو انسپکٹر آف سکولز Mr Hasan سے بعد دوپہر ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ علاوہ سکول کے معاملات کے احمدیت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور مخالفین کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔

حال ہی میں یوگنڈا سے ایک مسلم ٹیچر گورنمنٹ افریقن ٹبورا اسکول میں آیا ہے جو کہ افریقن ہے۔ اسے دو مرتبہ مل چکا ہوں اور سلسلہ کا لٹریچر "Sunrise" کے اور انگریزی ریویو کے پرچے پڑھنے کیلئے دئے گئے ہیں۔ اس نے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

المطبوعات الجدیدۃ

عرصہ زیر رپورٹ میں سواحیلی رسالہ ۳ پریس میں بھیجا گیا۔ ابھی تک ملا نہیں امید ہے۔ امروز فردا میں مل جائے گا۔

تقسیم اشتہارات

رسالہ سواحیلی ۲ جو فروری کے آخری دنوں میں چھپا تھا۔ اسے تقسیم کیا جاتا رہا ہے۔ نہ صرف ٹبورا میں بلکہ اردگرد کے علاقہ میں اور ٹرینوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ اور ایک اور علاقہ میں جہاں پہلے نہیں بھیج سکا تھا اس علاقہ کا نام Shambuonga ہے۔

ٹانگانیکا کے بعد وہ کینیا کالونی اور یوگنڈا کے علاقہ میں بھی تقسیم کیا گیا۔ ٹبورا گورنمنٹ سکول کے لڑکوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ ۱۲ اردو اشتہارات آمدہ از دفتر تبلیغ "احمدیت کیا ہے؟ مسلمانوں کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستگی میں ہے"۔ بھی ہندوستانیوں کو بھجوائے گئے۔

خطبات

عرصہ زیر رپورٹ میں تین خطبات جمعہ (۱) جہاد کبیر (۲) جماعت احمدیہ کا مقصد اور اس کے مطابق کوشش کی ضرورت (۳) استقلال کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے کے متعلق پڑھے گئے۔ سواحیلی میں ترجمہ بھی افریقن کے لئے کیا گیا۔

ہر جمعہ کے بعد شیخ صالح افریقن میں تقریر کرتے رہے۔ علاوہ ازیں ۵ مارچ خاکسار نے ایک تقریر افریقن میں کی۔ یہ تقریر احمدیہ دارالتبلیغ میں کی گئی جس کا موضوع یہ تھا۔ کہ "انسانی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق الٰہی خلیفوں کا آنا ضروری ہے۔ اور آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے برحق خلیفہ ہیں اور آپ کا ماننا ضروری ہے"۔ اس تقریر میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک سو کے قریب تھی۔

خطبات جمعہ میں ہمارے ساتھ اس عرصہ میں چالیس پچاس کے قریب افریقن شامل ہوتے رہے ہیں۔

درس و تدریس

اس عرصہ میں بعد نماز صبح کشتی نوح کا درس ۸ دن اور قرآن مجید و حدیث کا درس بھی ۸ دن بعد نماز مغرب دیا گیا۔

تعلیم و تربیت

ا۔ احمدیہ مسلم سکول کے لڑکوں کی کل تعداد ۸۶ ہے۔ اور آج جبکہ میں رپورٹ لکھ رہا ہوں حاضر لڑکوں کی تعداد ۷۴ ہے۔ یہاں کے حالات کے لحاظ سے یہ تعداد قابل اطمینان ہے۔ گو اپنی طرف سے پوری کوشش جاری ہے۔

یکم مارچ Mr Hasan انسپکٹر آف سکولز نے معائنہ کیا۔ یہ معائنہ میری عدم موجودگی میں انہوں نے کیا اور دفعہ کیا وہ خوش تھے۔ اور بعض مفید مشورے سکول کی ترقی کے لئے دئے۔ اور سکول کے سلیبس کے متعلق اچھی خاصی راہ نمائی کی۔ لڑکوں کی دینیات کی تعلیم کا انتظام بھی باقاعدہ ہے۔ اور دنیاوی تعلیم کا بھی۔

(ب) گورنمنٹ افریقن سکول ٹبورا۔ تین ماہ کی رخصتوں کے بعد کھل گیا ہے۔ وہاں پھر ہفتہ میں دو دفعہ میں نے پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ ایسے مسلمان لڑکے جو مجھ سے سکول میں پڑھتے ہیں۔ ان کی تعداد ۵۲ ہے۔ انہیں منگل اور جمعرات کے دن ایک ایک گھنٹہ پڑھایا جاتا ہے۔ بہت سے لڑکے اس سال نئے داخل ہوئے ہیں۔

ج:۔ قیدیوں کو اس عرصہ میں تین دفعہ پڑھانے کے لئے گیا۔ پہلے ہفتہ کے دن جایا کرتا تھا۔ لیکن ہفتہ کا دن ڈاک کا دن ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے وقت تھوڑا ملتا تھا اب اتوار دس بجے سے گیارہ بجے تک جانے کا انتظام کیا ہے میرے ساتھ اب ناجم ابن سالم کی بجائے شیخ صالح جاتے ہیں۔ افریقن میں شیخ صالح اور ہندوستانیوں کو خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "تبلیغ حق" سنانے کے علاوہ اسلام کی برتری بر ادیان عالم تناسخ ضرورت مذہب وغیرہ کے متعلق واقفیت بہم پہنچاتا رہا۔

د:۔ زکریا خدا کے فضل سے قرآن کریم تو گزشتہ ماہ اپنا ختم کر چکا تھا۔ اب اس ماہ سے اسے حدیث نبراس المومنین پڑھانی شروع کی ہے۔ علاوہ ازیں وفات مسیح کی آیات اسے حفظ کرا رہا ہوں۔ (۱) سورہ مائدہ کا آخری رکوع (۲) سورہ آل عمران کی آیات یا عیسیٰ انی متوفیک الخ اور وما محمد الا رسول یاد کرائی گئی ہیں۔ پارہ عم کی سورتوں کا دور کروایا جا رہا ہے۔ اسی طرح عربی قصیدہ بھی حفظ کرایا گیا ہے اور اب اس کا اسے دور کراتا ہوں۔ اس ماہ کا میں نے پروگرام اس کے لئے مقرر کیا ہے کہ حدیث کی کتاب اور بقیہ مضامین کا دور کرایا جائے۔ علاوہ ازیں بعض دیگر احمدی بچوں کو بھی مذہبی امور کے متعلق وقتاً فوقتاً تعلیم دی جاتی ہے۔

نیروبی میں ہفتہ وار درس قرآن مجید کے علاوہ تقریروں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور ہر ہفتہ ایک تقریر کیجاتی ہے۔

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں Ameir Amani جو بکوبا کے رہنے والے ہیں۔ اور یہاں ٹبورا سکول میں پڑھتے تھے۔ اور اب فارغ ہو کر سب انسپکٹر پولیس کی ٹریننگ کیلئے دارالسلام گئے ہیں ایک عرصہ سے لٹریچر پڑھ رہے تھے

جامِ جم کا ظہور

مگر وہ جام جم نہیں جسے جمشید نے مٹی سے تیار کرایا تھا، اور جو حوادث روزگار کے ایک معمولی سے جھٹکے میں دنیا سے ناپید ہو گیا بلکہ وہ

جامِ جم

جو دیدہ زیب کتابت طباعت کے ساتھ ہر ماہ ہیرو روڈ اسٹریٹ دہلی سے رسالہ کی صورت میں شائع ہوتا ہے۔ جس میں زمانہ سابق وحال کے نامور شعراء ادباء حکماء اور فضلاء کے نوادر و خط نگار شاہکار موجود ہوتے ہیں جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتے۔ جس کی ادارت و ترتیب ملک کے مشہور نامور جدید نگار دل افسانہ نگاروں شاعروں اور ادیبوں کے ہاتھ میں ہے اور ان تمام خوبیوں کے باوجود صاحب ذوق کی خدمت میں پورے سال بھر تک

بالکل مفت

حاضر ہو جاتا ہے۔ صرف ڈاک خرچ کے لئے ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر جو صاحب چاہیں سال بھر کیلئے نام جاری رکھ سکتے ہیں اور اسکے ساتھ ہی "بالتصویر سالنامہ جام جم" بھی حاصل کر سکتے ہیں جو چشم و دل کی تکمیل آفرینش اور تفنن کا قابل قدر ذخیرہ ہے۔ آج ہی ۸ر کے ٹکٹ بھیج کر سال بھر کیلئے جاری کرائیے۔ ضروری نوٹ:۔ یہ رعایت صرف اس مہینہ کے آخر تک قائم رہیگی اسکے بعد جام جم ایک روپیہ سالانہ سے کسی طرح کم قیمت پر نہیں مل سکیگا۔ مشتہرین کیلئے نادر موقع ہے ٭ مینیجر جام جم دہلی

سرحدی قبائل کے ایک تازہ حملہ کے متعلق سرکاری بیان

سامانِ رسد کے قافلہ پر حملہ کی تفصیلات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان مظہر ہے۔ کہ قافلہ چار مسلح موٹر کاروں دو یا تین پرائیویٹ موٹر کاروں۔ ۵۵ لاریوں اور ایک ہسپتال موٹر پر مشتمل تھا مسلح موٹروں اور پیادہ سپاہیوں کے علاوہ محافظ دستہ جو لاریوں میں سوار تھا۔ مضبوط کر دیا گیا تھا۔ اور بندوق برداروں۔ ہلکی مشین گنوں اور سفر مینا کے ایک دستہ پر مشتمل تھا۔ ایک طیارہ قافلہ کی نگہداشت کے لئے ساتھ ساتھ اڑ رہا تھا۔

مسلح موٹروں میں سے ایک قافلے کے آگے تھی۔ دو درمیان میں اور ایک پیچھے۔ پیادہ سپاہیوں کا دستہ قافلہ کے طول میں مختلف فاصلوں پر جا رہا تھا۔

قافلہ کے ساتھ سامان رسد۔ رخصتی ملازم اور وانوں کو جانے والے فوجی افسر تھے۔ ان کے علاوہ بنگالی ٹرانسپورٹ کمپنی کی کچھ لاریاں بھی تھیں۔

قافلہ ۹ اپریل کی صبح کو ۶ بجے منزئی سے روانہ ہو کر وانوں کی طرف چلا اور جنڈولہ اور چگملائی کے راستے مشہور تنگی میں داخل ہوا۔ جب قافلہ کا اگلا حصہ سپلٹوئی خاصہ دار پوسٹ سے ایک میل مشرق کی طرف ایک نقطہ پر پہنچا۔ تو دفعتہً گولیوں کی بارش شروع ہو گئی اس وقت ۷ بج کر ۵۰ منٹ ہوئے تھے۔ سڑک ایک پہاڑی کے پہلو کے ساتھ ساتھ جاتی ہے۔ اور لاریاں صرف چند مقامات پر مڑ سکتی ہیں۔ اس لئے اگلی مسلح موٹر کے کمانڈر نے آگے کی تین لاریوں کو اپنے پیچھے چلے آنے کا حکم دیا۔ اور انہیں سرویکائی کی طرف روانہ کر کے خود میدان جنگ پر واپس آگیا پندرہ منٹ تک دشمن کا فائرنگ بہت شدید رہا۔ متعدد لاری ڈرائیور ہلاک ہو گئے۔ لاریوں نے سڑک کے بیچوں بیچ رک کر راستہ بند کر دیا۔ جس سے مسلح گاڑیوں کی نقل و حرکت رک گئی۔

فائرنگ کا زور قافلہ کے وسط اور اگلے حصہ میں زیادہ تھا۔ اور دشمنوں کا نشانہ بہت درست تھا۔ اس لئے پہلے ہی پندرہ منٹ میں بہت نقصان ہو گیا۔ حملہ کے شروع ہوتے وقت چاروں مسلح موٹریں پیچ در پیچ سڑک پر ایک دوسری کو نظر آ رہی تھیں۔ اور انہوں نے فوراً مشین گنوں کا فائر شروع کر دیا اس حقیقت کے باوجود کہ زیادہ نقصان جان لاریوں کے اندر اور حملہ کے ابتداء میں ہوا۔ پیادہ محافظ دستہ نے لاریوں سے اتر کر چٹانوں کے عقب۔ کھائیوں اور سڑک سے فائرنگ شروع کر دیا۔ نقصان جان کے باوجود وہ بڑی بہادری سے لڑے اور دشمنوں کے کثیر نقصان جان کا باعث ہوئے۔ اور قافلہ تک دشمنوں کے پہنچنے کو روکتے رہے۔ مسلح گاڑیاں بھی ان کی امداد کرتی رہیں۔ اور اگرچہ گاڑیوں کی نقل و حرکت ناممکن تھی تاہم انہوں نے بڑی کوشش کے ساتھ مشین گنوں کا استعمال کیا۔

گھنٹہ کے پہلے پندرہ منٹ کے بعد دشمن نے اپنے بے خطا فائرنگ کو شدید تر کر دیا۔ جس کے سبب سے قافلے کے آس پاس کسی قسم کی نقل و حرکت ممکن نہ تھی۔ لیکن دن کے آخری حصہ میں جبکہ کمک آ پہنچی۔ لاریوں کو حرکت دینے کی کوششیں کامیاب ہو گئیں۔

دریں اثنا سرویکائی اور جنڈولہ میں حملہ کی خبر پہنچ گئی تھی۔ اور ساؤتھ وزیرستان سکاؤٹس کے دستے مقام جنگ کی طرف بعجلت روانہ ہو گئے۔ ان کی امداد کے لئے وانا سے بھی فوجی دستے لاریوں کے ذریعے پہنچ گئے۔ منزئی سے ۱/۱۶ پنجاب رجمنٹ کا ایک دستہ مشین گنوں کے ساتھ لاریوں سے بھیج دیا گیا ان امدادی دستوں نے قطار قافلہ کی دونوں طرف سے حملے شروع کر دیئے اور چگملائی کے شمال مغرب میں نوراشاہ کی چوکی کو زیادہ مزاحمت کے بغیر قبضہ میں کر لیا گیا۔ قطار کے جنوب میں خاصہ داروں نے ایک پرانی چوکی پر کسی دقت کے بغیر قبضہ کر لیا۔ اور دوسری خاصہ دار چوکیاں دشمن کے قبضہ میں جا چکی تھیں جنہوں نے بڑی مزاحمت کی۔ لیکن بالآخر انہیں مغلوب کر لیا گیا۔

طیارے مسلسل طور پر تعاون کر رہے تھے۔ ایک طیارہ تنگی کے دونوں طرف لگاتار مشین گن فائر میں مصروف تھا اور اس کا فائرنگ بہت مفید ثابت ہوا۔ جوں جوں دن گذرتا گیا ۱/۱۶ پنجاب رجمنٹ اور سکاؤٹس کے دستوں کو دشمنوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے مقابلہ کرنا پڑا۔ جو گروہ در گروہ شمالی جانب سے آ رہے تھے۔

اس جنگ میں ہمارا بہت نقصان ہوا۔ لیکن ایک موقع پر سکاؤٹس کے ایک دستہ نے دشمنوں کے ایک گروہ پر اچانک حملہ کر دیا۔ اور اپنے نقصان کی کچھ تلافی کر دی۔

جب شام ہوئی۔ تو قافلہ کے بچاؤ کے انتظامات کئے گئے۔ چونکہ سکاؤٹس کی سرگرمیوں کے باعث دشمن کا فائرنگ کمزور پڑ گیا تھا۔ اس لئے لاریوں کو آگے سرویکائی کی طرف روانہ کیا گیا۔ لیکن اندھیرے کے باعث تلف شدہ لاریوں کی درستی نہ کی جا سکی زخمیوں کو جمع کیا گیا اور محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔ پیادہ محافظ دستہ

شانِ جوانی

اگر آپ جوانی کو دیر تک قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جسم کے تمام پٹھوں کو مضبوط بنانے کی خواہش ہے تو امرت بوٹی کا استعمال فوراً شروع کر دیں۔ ۵۰ گولی للعہ

مینیجر یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ سنسار چند صاحب بہادر بھنڈاری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس جج گارڈین ضلع گجرات

بمقدمہ نمبر ۱ گارڈین ۱۹۳۷ء

نور احمد ولد علم دین ساکن ناجرہ تحصیل گجرات سائل

بنام

غلام محمد ولد علم دین لوہار ساکن ناجرہ تحصیل گجرات۔ مسماۃ فاطمہ بی بی زوجہ کرم الٰہی لوہار ساکن لالہ موسیٰ۔ مسماۃ نعمت بی بی زوجہ فتح محمد لوہار لالہ موسیٰ نعمت بی بی زوجہ خوشی محمد لوہار ساکن ترکھا تحصیل گجرات۔ علم الدین ولد احمد قوم لوہار ساکن لالہ موسیٰ۔ مسماۃ حسین بی بی زوجہ مولا داد لوہار ساکن کھری تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ مسماۃ غلام بی بی زوجہ رحمت لوہار ساکن کوٹرکھ تحصیل گجرات۔ فضل بی بی دختر سرور لوہار ساکن لالہ موسیٰ مسئول علیہم

درخواست تقرر گارڈین مسماۃ سردار بی بی نابالغہ ساکن ناجرہ ڈاکخانہ دیونہ ملیاں

اشتہار بنام ہر خاص و عام

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل کی درخواست برائے تقرر گارڈین مسماۃ سردار بی بی نابالغہ گذاری ہے اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی عذر کسی کو برخلاف درخواست نور احمد سائل بابت تقرر گارڈین ہو۔ تو مورخہ ۲۶ کو حاضر عدالت ہذا آ کر پیش کریں آج ۱۲-۴-۳۷ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

اپنی قوت کی دھمکی دینے کی بجائے ہندوستان کو مطمئن کیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم ایسی غیر مصالحانہ تقریریں نہیں سنیں گے۔ جن میں یہ کہا جائیگا۔ کہ ہم اس سے زیادہ آگے جانے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اور مسٹر چرچل ہندوستان کے سامنے اپنی تلوار کی نمائش نہیں کرینگے۔ جیسے وہ سپین کے باغی لیڈر جنرل فرانکو کے سامنے چمکا لیتے ہیں۔ اس سال ملک معظم کی تاجپوشی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اگلے سال ہندوستان میں دربار ہوگا ہم چاہتے ہیں کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ مطمئن ہندوستان میں آئیں۔ ہندوستان خوشحالی اور بحالی تجارت کی شاہراہ پر گامزن ہوچکا ہے۔ اور اگر فضا میں اسوقت بھی تندی ہے تو جتنی جلد فضا کو ٹھنڈی اور خوشبودار بنا دیا جائیگا اتنا ہی زیادہ ہم سب کو فائدہ ہوگا یہ ہے وہ رائے جو دہلی کے اینگلو انڈین اخبار سٹیٹسمین نے گاندھی کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک طویل لیڈنگ آرٹیکل کے دوران میں ظاہر کی ہے۔

اس آرٹیکل میں آئینی تحفظات کے متعلق لارڈ کیٹو اور سر سیموئل ہور کے ریمارکس کو یاد دلایا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ برطانوی مدبرین کا یہ منشا نہیں تھا کہ تحفظات کو استعمال کیا جائے۔ یا ان کی جانب توجہ بھی دی جائے۔ معاصر مذکور رقمطراز ہے کہ اگر ہندوستانی سیاستدان کا منشا عوام کو فائدہ پہنچانا ہے اور محض شہرت حاصل کرنا نہیں ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ تحفظات کو کیوں نہ بکس میں بند رکھا جائے یہی نہیں بلکہ انہیں فراموش کر دیا جائے اور جب وہ اس طریق پر بڑھاپے کیوجہ سے فنا ہو جائینگے تو غالباً ۵۰ سال کے بعد کوئی آئینی پنڈت ان پر غور کرکے اور تحقیقات کرکے یہ فتوے صادر کر دیگا۔ کہ وہ نشوونما نہ ملنے کی وجہ سے قطعی فنا ہو گئے ہیں۔ لیکن موجودہ آئینی پیچیدگی کو نیک نیت آدمی کیسے حل کرسکتے ہیں؟ اس کا حل مشکل نظر نہیں آتا۔ واقعہ یہ ہے کہ جتنا زیادہ ہم صورت حالات کا مطالعہ کرتے ہیں اتنی ہی مشکل سے یہ بات ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ کہ اس مسئلہ کے حل میں کسی جگہ مشکل ہے۔ ہمیں اسمیں ذرا بھی شبہ نظر نہیں آتا کہ گاندھی جی چھ صوبوں میں کانگرس کی اکثریت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور ان کا بیان ہے کہ وہ مطمئن ہو جائینگے۔ اگر انہیں اسی طرح یقین دلایا گیا۔ جیسے سر سیموئل ہور دلایا کرتے ہیں۔

سر سیموئل ہور کے بیان کو دہراتے ہوئے معاصر مذکور لکھتا ہے مہاتما گاندھی کے بیان کے بعد اب کانگرس کی اکثریتوں کے راستے میں جو عہدے قبول کرنا چاہتی ہیں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ کوئی گورنر ان الفاظ میں یقین دلانے سے انکار نہیں کرسکتا اور نہ کریگا۔ جن الفاظ میں سر سیموئل ہور نے یقین دلایا تھا لیکن گاندھی جی نے اس مسئلہ کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔ گاندھی جی نے فرمایا ہے کہ سٹیٹسمین کی یہ تجویز کہ گورنر کانگرس کو اس پروگرام کی تکمیل کی دعوت دیں۔ جو کانگرس مینی فیسٹو میں درج ہے۔ انہیں کافی حد تک مطمئن کر دیگی۔ بشرطیکہ اس پروگرام کو محض توضیحی تصور کیا جائے معلوم ہوتا ہے آن آخری الفاظ کا مدعا گورنروں کے کام کو اور بھی آسان بنانا ہے۔ کیونکہ قدرتی طور پر گورنر یہ عہد نہیں کرسکتے۔ کہ وزارتوں کی مفصل تجاویز میں کوئی ایسی چیز ہونے کے باوجود جو گورنروں کو اپنی مخصوص ذمہ داریوں پر غور کرنے کیلئے مجبور کرے وہ دخل نہیں دینگے۔ ایسی صورت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو گورنروں کے یہ یقین دلانے میں مانع ہو۔ کہ کانگرس کے مینی فیسٹو میں جو پروگرام درج ہے اسکی موجودگی میں وہ پارٹی سے بالاتر رہیں گے ؛

قوت! قوت!!

دو دوائیں

امراض مردانہ کی دو زبردست زود اثر دوائیں استعمال کریں۔ نامردی جریان وصحانت کرنے میں بہت مفید ہیں۔ ایک امرت بوٹی ہے۔ دوسری امرت طلا۔

امرت بوٹی ۵۰ گولی عہ

امرت طلا ۲۱ روز کے لئے عہ

منیجر یونانی فارمیسی جالندھر چھاؤنی

محلہ دارالرحمت میں بعض بہت اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت

اس وقت اس محلہ کے شروع کے بلاکوں میں چند قطعات قابل فروخت ہیں۔ جو مسجد محلہ۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد مبارک ڈاکخانہ بڑے بازار ہسپتال اور نصرت گرلز ہائی سکول کالج کے بہت قریب واقع ہیں۔ ان کے محل وقوع اور شکل کو واضح کرنے کیلئے ذیل میں اس محلہ کا نقشہ دیا جاتا ہے جس میں تعمیر شدہ قطعات کا نشان × دیا گیا ہے۔ اس نقشہ کا پیمانہ ۳۰۰ فٹ فی انچ ہے۔ اور چند قطعات کو چھوڑ کر جن کی شکلیں مختلف ہیں۔ باقی ہر قطعہ کی شرقی اور غربی حدیں ۶۰۔۶۰ فٹ کی ہیں۔ اور شمالی اور جنوبی حدیں ۷۵۔۷۵ فٹ کی اور ایسا ہر قطعہ ایک ایک کنال کا ہے۔ ایسے ہر قطعہ کے دو طرف راستہ ہے۔ ایک شمال یا جنوب میں اور ایک شرقی یا غربی جانب ان راستوں میں سے ترتیب وار ایک بیس فٹ کا آتا ہے۔ اور دوسرا دس فٹ۔ اس وقت جو قطعات قابل فروخت ہیں وہ مع نرخ حسب ذیل ہیں۔ (۱) بلاک ۱ قطعات ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۰، فی مرلہ (۲) بلاک ۱ قطعہ ۲۱، ۲۷، فی مرلہ (۳) بلاک ۱ قطعہ ۳۲ فی مرلہ (۴) بلاک ۳ قطعات ۳۴، ۳۱، ۳۹، فی مرلہ (۵) بلاک ۴ قطعات ۳۷، ۳۸، فی مرلہ

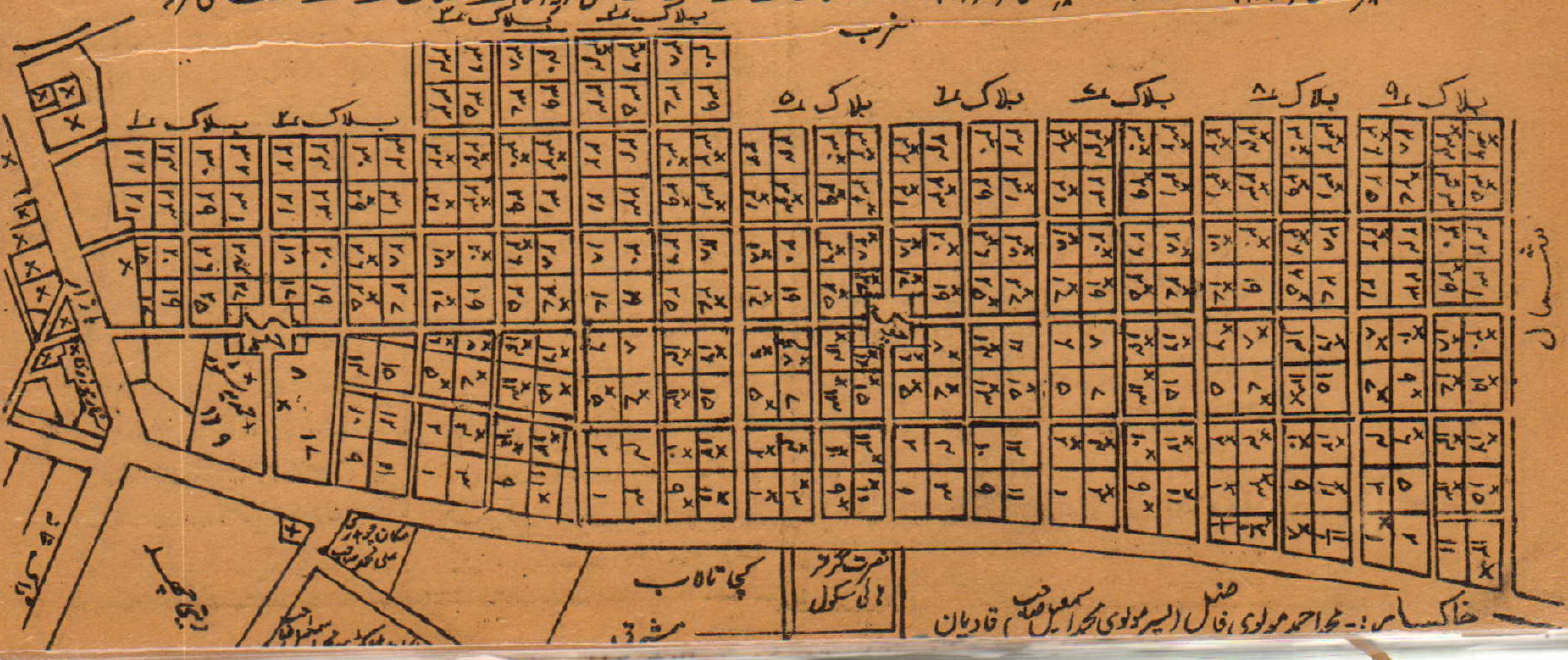

خاکسار:۔ محمد احمد مولوی فاضل (الیسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

129

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزاری باغ کے قریب ایک گاؤں میں فساد

ہزاری باغ - ۱۲ اپریل - موضع کربی سے جو یہاں سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے زبردست ہندو مسلم فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے - جس میں متعدد ہندو اور مسلمان مجروح ہو گئے معلوم ہوا ہے - کہ رام نومی کے سلسلہ میں مقامی ہندوؤں نے جھنڈیوں وغیرہ سے جلوس نکالا - جو مسلمانوں کے محلوں سے گذرا - جس پر فساد ہو گیا -

یاد رہے - کہ یہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات گزشتہ عید قربان کے موقعہ سے ناخوشگوار چلے آتے ہیں - جب کہ گائے کی قربانی کے سلسلہ میں جھگڑا ہو گیا تھا - اور حکام کو دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنی پڑی تھی -

ہسٹیریا کا مکمل علاج

زبدۃ الحکما علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی صاحب احمدی میڈیکل پریکٹیشنر اینڈ سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں - دل و دماغ - جگر معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں - اختلاج القلب کابوس اور مراق میں ازبس مفید ہیں - فی شیشی عہ

ملنے کا پتہ

مینیجر ایم وائی فیضی اینڈ کمپنی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹس عزیز منزل فلیمنگ روڈ لاہور

امرت بوٹی

مردوں کی امراض تناسلی میں زبردست اکسیر ہے - جریان اور نامردی کو دور کرتی ہے - ۵۰ گولی عہ

مینیجر یونان فارمیسی جالندھر کینٹ

مخزن نعمت

پانچواں ایڈیشن مرتبہ ثریا بیگم

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شدید قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دو پیازے - قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں - مچھلی - بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے - دو پڑپوری کنیلمہ - باقرخانی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں - مثلاً بالوشاہی جلیبی - شکرپارے - کھجور - گلاب جامن قسم قسم کے لڈو - گل گلے - پیڑے - برفی - قلاقند ریوڑی گزک - رس گلے - الائچی دانے - اکبریاں اور اندرسے وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار - خشخاش شہتوت لیموں صندل بنفشہ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں - ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کرنا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور نمبر ۱ بلا فاقہ کشی و پرہیز دبلا کرتا روزانہ ۲-۱ اونس (پندرہ تولہ وزن) کم کرتا ہے - عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے - قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ر

حب نوازی نمبر ۲ عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض ہمیشہ کا دردسر - دردکمر - رحم سے سفید رطوبت کا آنا - رحم کا ڈھیلا پڑ جانا - خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے - قیمت ایکماہ کے لئے ۴۲ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶ر

مفرح نوازی نمبر ۳ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا - ہمیشہ بدن چست - طبیعت خوش - حافظہ تیز کرنیوالا - مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲ وقت کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۱۲ر

ملنے کا پتہ :- احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد حیار تمغے یافتہ

سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاؤنٹین پن

سلطان بلیو بلیک انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پین کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلتاً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے چنانچہ پہلے نیلا لکھی ہے پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے ۲ - دوسرے صاف پانی سے نہیں دھلتی - ۳ - ٹیوب کے خراب نہیں کرتی ۴ - ٹیوب میں جمتی نہیں - ۵ - روانگی سوین سے زیادہ ہے ۶ - رنگت سوین کے برابر ہے ۷ - قیمت فی شیشی ۲ر کمیشن ۳۳ فیصدی

اے رحیم اینڈ برادرز قادیان - گورداسپور (پنجاب)

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پایہ دار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے - احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ کا فائدہ اٹھائیں مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا - نوٹ :- ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پتہ تحریر فرمائیں - ملنے کا پتہ :- قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

تریاق جہان

دماغ - رقت - قبض وغیرہ دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا - دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا - درد کمر - پنڈلیوں کا اینٹھنا - الغرض انتہائی کمزوری ہونا - جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش رکھنا اس کا کام ہے معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے - جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے - کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی - امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ - خون بند کرتی ہے - کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے - ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں - اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے - کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا - آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں - اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے قیمت دو روپیہ (عہ) نوٹ :- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے - کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے پتہ :- حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

زیر سرپرستی

عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبد الغنی خانصاحب رئیس اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے۔ اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں جو کہ عالیجناب حکیم عبد الغنی خانصاحب اور عالیجناب علامہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی اور دیدمان سنگھ صاحب سیکرٹری طبیہ کالج دہلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں۔

مخصوص مجربات دواخانہ

حب بواسیر یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان کے اکیس یوم کے استعمال سے مرض جڑھ سے جاتا رہتا ہے۔ اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر پانچ روپے (ﷲ) ہے۔

حیات نسواں سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کیلئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے۔ اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔ جملہ نسوانی امراض کیلئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی ﷴ

ماء اللحم خاص الخاص بہ نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈال کر استعمال کیا جائے۔ تو اعضاء رئیسہ کو تقویت دینے کے لئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے (ﷲ)

حالات مرض تحریر کر کے عالیجناب حکیم عبد الغنی خان صاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

تپدق کا علاج

دق کی بیماری بیشتر بے کی موت ہوا کرتی ہے۔ گو اس کے لئے کنڈن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دیگر تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس تیر بہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپدق کا علاج مفت منگوا کر پڑھیں اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کنڈن کیمیکل ورکس نئی دہلی

اعلان

خاص مجربات رعایتی قیمتوں پر

عام رعایت

جو دوست ۱۸ اپریل سے ۱۸ مئی تک کسی بھی تاریخ میں خط ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ ان کو عام رعایتی قیمت پر ذیل کی چیزیں دی جائینگی۔

خاص رعایت

غرباء سے بلا قید میعاد ہمیشہ کے لئے رعایت جاری رہے گی۔ بشرطیکہ امیر پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کی تصدیق ہمراہ ہو۔

(۱) بندش پیشاب کی دوا:۔ پیشاب بند ہو۔ رک رک کر آتا ہو۔ یا جل کر آتا ہو۔ حکیموں ڈاکٹروں نے سوائے سوئے کے پیشاب نکالنے کا اور کوئی ذریعہ نہ بتلایا ہو۔ پہلی ہی خوراک جو تنکے پر چڑھا کر دی جائے گی۔ اپنا جوہر ظاہر کرے گی۔ مکمل صحت کیلئے پانچ خوراکیں پانچ روپیہ میں۔ رعائتی قیمت ۳/۰/۰ روپیہ۔

(۲) ذیابطیس کی دوا:۔ عجیب و غریب نسخہ خواہ یہ مرض حاد یا مزمن سب کو نافع ہے۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر قدرت حق کا مشاہدہ ہوگا۔ قیمت ۵ روپیہ رعایتی تین روپیہ۔

(۳) دردوں کی دوا:۔ اس تیل کا استعمال قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ ہے۔ جوڑوں میں درد ہو۔ رگوں میں درد ہو ریح کا درد ہو رینگن کا درد ہو۔ گوشت میں درد ہو۔ یا ہڈی میں درد ہو۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر لیجئے انشاء اللہ تعالیٰ کامل صحت نصیب ہو گی قیمت ۲ روپیہ رعائتی ۱ؔ

(۴) دکھتی آنکھوں کی دوا:۔ بچوں والے گھر میں ہر وقت موجود رہنے والی ایک لاثانی دوا صرف تین دن استعمال کرنے سے خواہ کیسی ہی خراب گندی اور خطرناک آنکھیں دکھتی ہوں شفا دیگی۔ آزمائش شرط ہے قیمت ۱ؔ رعائتی ۱؎ المشتہر مرزا مراد بیگ احمدی چک ۲۳۸ ڈاکخانہ جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور۔

ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں اراضیات نیلام ہوتی ہیں

نمبران خسرہ ۳۱۱۷/۱۲ و ۳۱۲۹/۱۱ کل رقبہ ۶۹ کنال ۴ مرلہ واقعہ موضع راہوں

تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر جو صدر انجمن احمدیہ کی مملوکہ و مقبوضہ قابل فروخت ہے یہ رقبہ موقعہ پر ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو بروز جمعہ ۱۰ بجے دن اور ۳ کنال اراضی زرعی واقع سکنی رقبہ جو سرطوعہ ضلع ہوشیارپور میں صدر انجمن کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ اور با موقعہ ہے۔ ۲ مئی ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے بولی ختم ہونے پر ۱/۴ حصہ زر نیلام فوراً وصول کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ ۳/۴ حصہ زر ثمن صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائیگا۔ اردگرد کے احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے علاقہ میں ہر دیا گنڈا کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی پرزور کوشش فرما کر ممنون فرمائیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا نایاب تحفہ!

جوہر وسمہ مہندی رجسٹرڈ مفت طلب فرمایئے

ایک منٹ میں سفید بالوں کو بغیر تکلیف کے قدرتی سیاہ کرتا ہے

قبل ازیں راولپنڈی سے جوہر وسمہ مہندی طلب کرنے پر ایک روپیہ آٹھ آنے صرف ہوا کرتے تھے۔ اب صرف محصولڈاک اور پیکنگ پورا کرنے کے لئے ۶ آنے کے ٹکٹ آنے پر پوری شیشی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ایجنٹوں سے ہر جگہ خریدئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی کے لئے ایک ٹکٹ آنا چاہئے۔ کمیشن معقول دی جاتی ہے۔ اکابرین دنیا کا متفقہ فیصلہ فرما کر اپنی تسلی کریں۔ غلط ثابت ہو تو ہرجانہ بھی پیش کیا جائے گا۔

صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ آزاد منزل نیکٹرہ لعل بازار راولپنڈی شہر | برانچ آفس صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ متصل سنہری مسجد دہلی بازار

130

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۱ر اپریل۔ ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب نے وزراء کی تنخواہوں کے بل اور ذیلداروں اور نمبرداروں وغیرہ کے ممبر اسمبلی بننے کے قابل ہونے کے بل کی جو پنجاب اسمبلی نے منظور کئے تھے۔ تصدیق کردی ہے۔ وزیر اعظم کو اس ایکٹ کے مطابق ساڑھے تین ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملے گی۔ اور دوسرے وزراء کو تین تین ہزار روپیہ۔

لائل پور ۲۱ر اپریل۔ پنجاب اسمبلی کے رکن مسٹر غلام حسین نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کو جس حد تک کہ وہ پنجاب پر اثر ڈالتا ہے، منسوخ قرار دیا جائے۔

لاہور ۲۱ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے مسٹر ایکوتھ نے جن کو حکومت پنجاب کی طرف سے حادثہ پانی پت کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اپنی تحقیقات ختم کرکے رپورٹ مرتب کرلی ہے۔ رپورٹ عنقریب حکومت پنجاب کے روبرو پیش کردی جائے گی۔

ناگپور ۲۱ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سی پی کی وزارت نے صوبہ میں کئی ایک اصلاحات نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ بندوبست اراضی کی تجدید عمل میں لائی جائے گی۔ پرائمری تک تعلیم مفت دینے کا انتظام کیا جائے گا مالیہ میں بھی مزید معافی دی جائے گی مجلس وزراء کے ایک رکن نے نمائندہ پریس سے کہا۔ ہمارا پروگرام عملی ہے۔ نمائشی نہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ عوام ہمارے پروگرام کو بنظر پسندیدگی دیکھیں گے۔

لنڈن ۲۱ر اپریل۔ دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے بجٹ پیش کرتے ہوئے ظاہر کیا۔ کہ اس میں ۵ کروڑ ۵۹ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ کا خسارہ ہوا ہے، اس میں ادائے قرض کی رقم بھی شامل ہے۔ مزید بیان کیا۔ کہ اگر دفاع ملکی کے مصارف درپیش نہ ہوتے تو ادائے قرض کی رقم کو نکالنے کے بعد ۲۰ کروڑ ۲½ لاکھ پونڈ بچت ہوتی۔ آئندہ بجٹ میں انکم ٹیکس کی شرح تین پنس بڑھا دی گئی ہے۔ جن لوگوں کی آمدنی ۲ ہزار پونڈ سے زائد ہے۔ ان پر ترقی منافع کا جدید محصول لگایا جائے گا۔

واشنگٹن ۲۱ر اپریل۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے کانگرس کے سامنے مزید بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ ۳۰ر جون کو موجودہ مالی سال ختم ہوگا۔ اور اس کے دوران میں ۲ ارب ۵۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کا خسارہ ہوگا۔ کانگرس کے اس اجلاس میں کوئی جدید محصول نہیں لگایا جائیگا لیکن روز ولٹ کی تجویز ہے کہ علاوہ دوسری تدابیر کے مختلف سرکاری محکموں کے مصارف گھٹائے جائیں۔ اور وہ محکمے توڑ دئے جائیں۔ جو عارضی طور پر قائم کئے گئے تھے۔

شملہ ۲۱ر اپریل۔ میسرز محمد علی کی فرم مقیم حبشہ کے کاروبار کو بند کردینے کے متعلق حکومت اطالیہ نے جو احکام نافذ کئے تھے۔ ان میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ نہ حکومت برطانیہ ہی فی الحال اس قضیہ کو ختم کراسکی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ روما میں اطالوی حکام ادیس آبابا اور برطانی سفارتخانہ کے درمیان اس سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ خود فرم کے ارباب اختیار بھی حکام ادیس آبابا سے مصروف گفتگو ہیں۔

لاہور ۲۱ر اپریل۔ آج انارکلی بازار میں دو زرگروں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ تلاشی لینے پر ان کے قبضہ سے ۱۰۶ جعلی سکے برآمد ہوئے۔ جن میں ۱۵ روپے اور باقی اٹھنیاں دونیاں اور آنے تھے۔

کوئٹہ ۲۱ر اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کوئٹہ کالا سیٹ اور بلوچستان کے بعض مقامات پر زلزلے کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں گذشتہ ہفتے میں بھی کافی جھٹکے محسوس ہوئے

لاہور ۲۱ر اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کے مختلف بلدیات کے نام سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ پارچہ بافی کی تمام دیسی کھڈیوں میں ہر قسم کے ٹیکس معاف کر دئے جائیں۔ اور آئندہ کوئی ٹیکس ان پر نہ لگایا جائے

ہری پور ہزارہ ۲۱ر اپریل۔ ۱۲ر اور ۱۳ر اپریل کی درمیانی شب ریاست امب کے صدر مقام دربند میں موجودہ والئی ریاست کو قتل کر دینے کی ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اور اچانک گرفتاریاں شروع ہوگئیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سازش میں بعض ایسے افراد بھی شریک تھے جو دربار کے خاص شیر کاروں میں شمار کئے جاتے ہیں

لنڈن ۲۱ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کی تقریب تاج پوشی کے موقع پر ہندوستانیوں کو خطابات دئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں مسٹر جیکر کو جنہیں فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ سر کا خطاب دیا جائیگا

لاہور ۲۱ر اپریل۔ اضلاع لدھیانہ اور جالندھر میں ژالہ باری سے زمینداروں کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کے لئے حکومت پنجاب نے متاثرہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور دوسرے ذمہ دار افسروں کے نام تاکیدی احکام جاری کرکے انہیں ہدایت کی ہے کہ متاثرہ علاقوں میں خود جاکر نقصانات کا جائزہ لیں۔ اور رپورٹ تیار کرکے حکومت پنجاب کو بھیج دیں۔ تاکہ اس کے پیش نظر ضروری اقدامات اختیار کئے جائیں۔

امرتسر ۲۱ر اپریل گیہوں ہاڑ ۳ روپے ۴ آنے ۳ پائی ۱۱ اسوج ۳ روپے ۴ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۴ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک روئی ۸ روپے ۸ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے ۶ پائی۔ اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۱۲ آنے ہے

لنڈن ۲۱ر اپریل۔ "ٹائیمز" اپنے ایک افتتاحیہ میں رقمطراز ہے کہ ہندوستان کی سرحدی پالیسی یقیناً تجدید نظر کی محتاج ہے۔ روزنامہ مذکور نے ایک مراسلہ کو نقل کیا ہے۔ جس میں تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ وزیریوں کو اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت کردی جائے۔ اور نسبتاً غیر تربیت یافتہ افواج کو استعمال کرنے کی پالیسی کو ترک کر دیا جائے۔

ماں کا دودھ

امرت بوٹی ماں کے دودھ جیسا اثر اور قوت رکھتی ہے۔ ۵۰ گولی عہ
مینجر یونان فارمیسی جالندھر کینٹ

ضرورت رشتہ

ضلع جالندھر کے ایک مخلص اعلیٰ تعلیمیافتہ زمیندار احمدی نوجوان عمر ۲۶ سال کے لئے جو محکمہ کوآپریٹو سوسائٹیز میں سب انسپکٹر ہیں، ایک معزز تعلیم یافتہ رشتہ درکار ہے۔ لڑکی خوش سیرت و صورت ہونی چاہئیے موصوف اپنی پہلی بیوی کو اس کی احمدیت سے انتہائی دشمنی کے باعث طلاق دے چکے ہیں۔ تفصیلی حالات کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ بالمشافہ بھی گفت و شنید کی جاسکتی ہے۔

ع معرفت مینجر صاحب الفضل۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

منڈی اوٹ ایجنسی

یکم مئی ۱۹۳۷ء سے پارسلوں اور اسباب کی ترسیل کیلئے منڈی میں براستہ جوگندر نگر ایک آؤٹ ایجنسی (جو میسرز مکھن سنگھ اینڈ سنز نارتھ ویسٹرن ریلوے آوٹ ایجنٹس لاہور چھاؤنی چلائیں گے) کھولی جائے گی۔

مزید تفصیلات کیلئے ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے خط و کتابت کریں۔

لاہور سے ۲۸ گھنٹے میں

خوشنما کلّو

دیوتاؤں کی جگہ

یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے لاہور اور کلو وادی کے درمیان تیسرے اور درمیانے درجہ کے مسافروں کیلئے ریل اور سڑک سے سفر کیلئے ایک مشترکہ سروس جاری کی گئی ہے۔ خوبی یہ ہے کہ سفر تھوڑے وقت میں طے ہو جاتا ہے اور کرایہ کم ہے۔ اس سروس کے ریل اور موٹر بس کے خاص مشترکہ ٹکٹ واپسی سفر کے لئے خریدنے کی تاریخ سے چھ ماہ تک کار آمد ہو سکتے ہیں۔

واپسی ٹکٹ منڈی
بابا پورہ گلو
لاہن وغیرہ
تک

اول اور دوم درجے کے مسافر جو اس سروس کی سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہیں انہیں اپنے درجے کے مطابق صرف ریل کے حصہ سفر کا ٹکٹ لینا ہوگا اور سڑک کا حصہ سفر بذریعہ موٹر بس ہی طے کرنا پڑے گا۔

مزید تفصیل ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے سے طلب کریں۔

کتاب بچوں کی تربیت

مصنفہ جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ

مدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ کوئی کتاب اس رنگ میں لکھی جائے جس میں تربیت کے عملی طریق بتائے گئے ہوں۔ اگرچہ انگریزی زبان میں اس قسم کی کتابیں بکثرت موجود ہیں۔ لیکن اردو میں ابھی تک اسطرف توجہ نہیں کی گئی۔ ہمارے ملک کے نوجوان جس سرعت کیساتھ اخلاق فاضلہ سے عاری ہو کر گمراہی کی غاروں میں گرے چلے جا رہے ہیں۔ ایک نہایت افسوسناک امر ہے۔ کوئی قوم نہ تو اپنی زندگی کو قائم رکھ سکتی ہے۔ نہ وہ ترقی کر سکتی ہے۔ جبتک کہ اسکے نوجوان اعلیٰ اخلاق کا نمونہ نہیں۔ اس مفید کتاب میں علم النفس کے ماتحت تربیت کے اعلیٰ اصول نہایت مدلل طریق پر بیان کئے گئے ہیں۔ اور ہر بات کو مستند ڈاکٹروں فلاسفروں کی آرا اور علوم جدیدہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے صرف واعظانہ طریق پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر بعض بیماریوں کا اثر اخلاق پر خوراک کا اثر جسم اور اخلاق پر کیا ہوتا ہے بتایا گیا ہے کہ میاں بیوی بنتے وقت کن مفید باتوں کا خیال رکھا جائے والدین کے اخلاق کس قسم کے ہوں۔ انکے باہمی تعلقات کیسے ہوں تاکہ مولود اعلیٰ اخلاق لیکر پیدا ہو ایام حمل کی احتیاطیں نیز یہ کہ بچہ پیدا ہوتے ہی تربیت کے کونسے طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ اذان کا فلسفہ بچہ کی خوشکن حرکات دلچسپ اشارے اور والدین کی ذمہ واری نیز بچے کے اندر جذبات کا پیدا ہونا بدی کا منبع اسکا علاج اخلاق کی صحیح تعریف سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے۔ کہ ہر بدی سے بچنے کے اور ہر نیکی پیدا کرنیکے عملی طریق بتائے گئے ہیں یہ بھی کہ ہم بچہ کے کھلونوں اس کی کہانیوں لوریوں کو کسطرح تربیت کیلئے ممد بنا سکتے ہیں جسمانی صحت کے اصول بھی بتائے گئے ہیں تربیت اور مذہب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ غرض کتاب ہر پہلو سے مکمل ہے۔ اڑہائی سو صفحات پر مشتمل ہونیکے باوجود قیمت صرف چھ آنہ ہے محصولڈاک علاوہ خریدار ہر اولاد والے انسان کیلئے یہ کتاب نہایت مفید اور ضروری ہے۔ خاکسار ابراہیم عادل گلی بدررد کلاں گوجرانوالہ۔

BRAMPTON

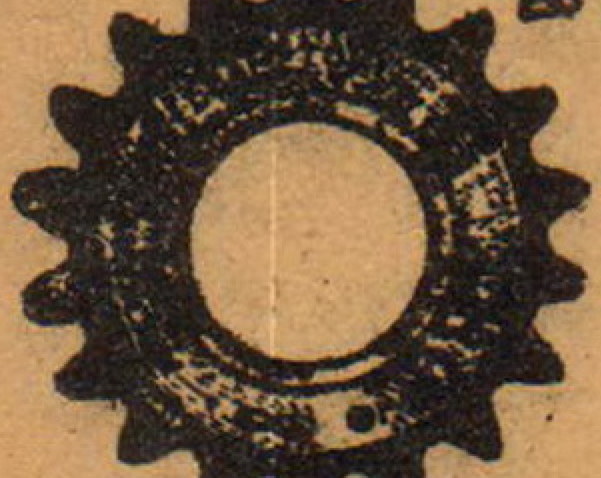

Free Wheel

برمپٹن پیڈل۔ برمپٹن فری ویل
برمپٹن چین اور برمپٹن ہب

پائداری۔ تیز رفتاری اور تمام تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے یہ غور دیکھ لیجئے کہ آپ کی سائیکل میں صرف برمپٹن کا سامان لگا ہوا ہو؟

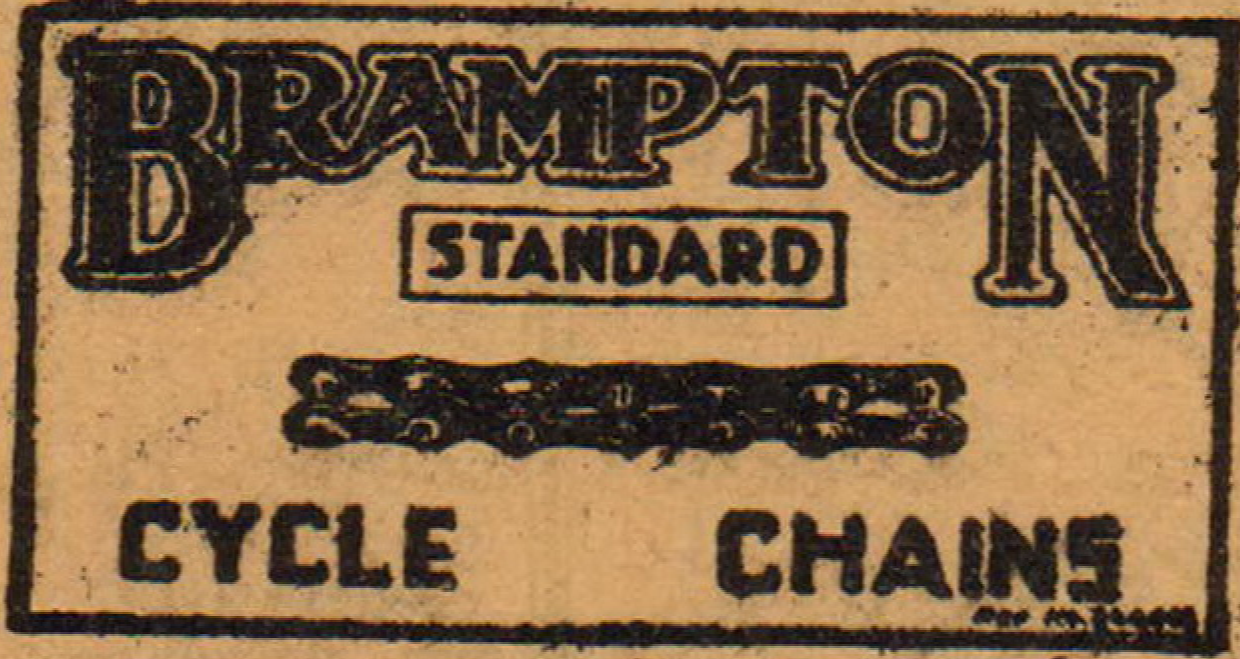

پچاس سال سے برمپٹن کا کارخانہ ان تمام خوبیوں کیلئے مشہور ہے } سٹاکسٹ الیس جے۔ اینڈ جی فضل الٰہی کراچی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔